خدمت سلسلہ کیلئے ہر احمدی کو تیار رہنا چاہیئے

از جناب مولوی عبد المغنی خان صاحب ناظر دعوت و تبلیغ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۱۹۰۳ء کے ایک اشتہار میں تحریر فرمایا ہے۔ کہ احمدیت کے قبول کرنے کی حقیقت اسلام کی خدمت سے ظاہر ہوتی ہے۔ جو لوگ خدمت میں مصروف نہیں۔ اور کسی نہ کسی طرح سلسلہ کی امداد ان سے نہیں ہو سکتی۔ وہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک میرے مریدوں میں سے نہیں ہیں ؛

پس یہ ایک بہت بڑے خوف کا مقام ہے۔ کہ احمدی ہو کر کوئی شخص یہ سمجھے کہ میں نے نجات کے حصول کے لئے جو کرنا تھا۔ کر لیا۔ یہ صحیح ہے۔ کہ بیعت کے وقت پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ لیکن اگر آئندہ بیعت کا حق ادا نہ کیا جائے۔ تو انسان خطرہ میں رہتا ہے۔ پس ہمیں چاہیئے کہ جس قدر بھی ہو سکے۔ ہر وقت سلسلہ کی خدمت کا خیال رکھیں۔ اور جو خدمت بھی بجا لا سکیں۔ اُسے بجا لاتے رہیں ؛

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ کو قائم کر کے جماعت احمدیہ پر ایک احسان کیا ہے اور خدمت سلسلہ احمدیہ کا اہم فرض نوجوانوں پر نمایاں طور پر ظاہر ہو گیا ہے۔ اگر وہ اپنی مجلس کے اصول پر کاربند ہوں۔ تو خدمت سلسلہ کی ان کو مشق اور عادت ہو جائے گی جس سے بڑی عمر میں بھی وہ احمدیت کے اعلےٰ سے اعلےٰ ثمرات حاصل کر سکیں گے ؛

پس انفرادی حیثیت سے ہر نوجوان کے لئے اس مجلس میں شامل ہونا ایسا ہی ضروری ہے۔ جیسا کہ دیگر دُنیوی۔ یا دینی علوم کی تحصیل ضروری ہے۔ پس جو لوگ طالب علم ہیں۔ یا جو لوگ طالب علم نہیں ہیں۔ سب کو اس قومی ٹریننگ سکول میں داخل ہونا چاہیئے۔ تاکہ وہ سلسلہ احمدیہ کی خدمت کو جزوِ زندگی بنا لیں۔ اور یہی مقصد بیعت کا ہے۔ (مفصل) خدام الاحمدیہ میں شمولیت قادیان میں رہنے والوں کے لئے لازمی ہے۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل سے تمام مقامی احمدی نوجوان اس تنظیم میں شریک ہیں۔ بیرونی جماعتوں کو بھی یہ چاہیئے۔ کہ وہ اپنے اپنے مقام پر مجلس خدام الاحمدیہ قائم کریں اور نوجوانوں کو زیادہ سے زیادہ اس میں شامل کر کے ثواب دارین حاصل کریں ؛

جماعت احمدیہ اور اخبار "زمیندار"

معاصر "سرفراز" لکھنؤ نے مسلم لیگ کو مشورہ دیا تھا۔ کہ اسے احمدیوں کے مسلمان ہونے کا اعلان کر دینا چاہیئے۔ تاکہ انفرادی حیثیت میں جماعت احمدیہ کے افراد اگر مسلم لیگ میں شامل ہونا چاہیں۔ تو وہ اس میں شامل ہو کر مسلمانوں کی قوت کو بڑھانے کا سبب بن سکیں۔ اس پر اخبار "زمیندار" (۱۹ مئی) لکھتا ہے :-

"ہمارے معاصر نے شائد اس حقیقت پر غور نہیں کیا کہ مرزائی اپنے عقائد کے رُو سے کسی شیعہ اور کسی سنی کو مسلمان ماننے پر مجبور نہیں ہو سکتے۔ اس لئے دُنیا بھر کے شیعہ سنی، اور اہل حدیث علماء نے فرقۂ مرزائیہ کو مسلمانوں سے علیحدہ قرار دے رکھا ہے اور جس کے متعلق تمام علماء کا متفقہ فیصلہ یہ ہو اس کے جزوی اسلام پر تصدیق و تائید کی مُہر ثبت کرنا افسوسناک جسارت نہیں۔ تو کیا ہے ؟"

معاصر موصوف یہ سطور لکھتے وقت شائد یہ بات بالکل بھول گیا ہے۔ کہ اگر کسی فرقہ کے مسلمان ہونے کا یہی ثبوت ہے۔ کہ اس کے خلاف دیگر فرقہ ہائے اسلامی نے کوئی فتویٰ کفر نہ دیا ہو۔ تو آج مسلمانوں کا کوئی ایک فرقہ بھی اس تعریف کے مطابق مسلمان نہیں کہلا سکتا۔ شیعہ، سُنیوں کو مسلمان نہیں سمجھتے۔ اور سنی، شیعوں کو مسلمان سمجھنے کے لئے تیار نہیں۔ یہی حال فرقہ اہل حدیث کا ہے اور ان پر بھی فتویٰ کفر لگا ہوا ہے۔ پس اگر کسی فرقہ کے مسلم یا غیر مسلم ہونے کا معیار یہی ہے۔ تو اس طرح تو کوئی ایک فرقہ بھی مسلمان نہیں کہلا سکیگا حقیقت یہ ہے کہ جب تک اہم اسلامی امور میں تمام مسلمان یکجہتی اور اتحاد کا ثبوت نہ دیں گے۔ اس وقت تک وہ کبھی ترقی حاصل نہیں کر سکیں گے۔ مگر افسوس! مسلم لیگ نے اس بات کو نظر انداز کر دیا ہے۔ کہ جو لوگ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں قرآن کریم پر ایمان لاتے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کا اقرار کرتے۔ اور تمام احکام اسلام کو واجب العمل خیال کرتے ہیں۔ ان کو جزوی طور پر اغراض مسلم لیگ کے لئے بھی مسلمان نہ سمجھنا۔ اسلام اور مسلمانوں کے لئے سخت نقصان رسان ہے۔ اسی طرح بعض عاقبت نا اندیش مسلمان بھی ابھی تک اس اصل کو نہیں سمجھے۔ اور وہ اس قسم کی تحریکات میں حصہ لے کر

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۹ ہجرت ۱۳۲۰ہش ۔ ناصر آباد (سندھ) سے جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب ۱۵ر تاریخ کے خط میں لکھتے ہیں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی بواسیر کی تکلیف ابھی تک رفع نہیں ہوئی ۔ احباب ،حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ حضور کے اہل بیت و دیگر خدام بخیریت ہیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت الحمدللہ اچھی ہے۔

حضرت میر محمد اسحاق صاحب کو بھی خدا تعالےٰ کے فضل سے اب صحت ہے ثم الحمدللہ

جناب چودہری فتح محمد صاحب سیال ایم ۔ اے ناظر اعلےٰ ۔ جناب مولوی عبدالمغنی خان صاحب ناظر دعوت و تبلیغ اور دیگر مبلغین موضع بیری کے جلسہ سے واپس تشریف لےآئے ہیں ؛

ہفتۂ تعلیم و تلقین

ہفتہ تعلیم و تلقین کی تاریخیں بہت نزدیک آرہی ہیں ۔ امید ہے کہ احباب جماعت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی اس اہم تحریک کو جامۂ عمل پہنانے کے لئے پوری طرح کوشاں ہوں گے ۔ اور اس ہفتہ میں منعقد ہونے والے جلسوں کی صحیح اغراض کو حاصل کریں گے ۔ مقرر حضرات پوری محنت سے اپنے اسباق کو تیار کریں گے ۔ اور جماعت کے احباب پوری تعداد میں اس سلسلۂ تدریس میں شامل ہوکر زیادہ سے زیادہ علم حاصل کریں گے ۔

قبل ازیں یہ اعلان کیا گیا تھا ۔ کہ احباب کی سہولت کے لئے الفضل میں بھی اس مسئلہ پر مختصر مضامین کی اشاعت کی کوشش کی جائے گی ۔ اس وقت تک مورخہ ۷ ہجرت ،۱۳ ہجرت ، ۱۶ ہجرت ۱۳۲۰ہش کے پرچوں میں بعض مضامین شائع ہوچکے ہیں ۔ ایک مضمون انشاء اللہ تعالےٰ ۲۲ ہجرت کے اخبار میں بھی شائع ہوجائے گا ۔ بقیہ مضامین کے لئے بھی جلد اشاعت کی کوشش کی جائے گی ۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اپنی ذمہ داریوں کو پہچانیں ۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کی تعمیل میں ۲۴ ہجرت تا ۳۰ ہجرت ۱۳۲۰ہش میں مسئلہ نبوت کے متعلق صحیح واقفیت حاصل کرنے اور کرانے کے لئے پوری کوشش فرمائیں ۔

خاکسار خلیل احمد سیکرٹری مشترکہ سب کمیٹی خدام و انصار

تقرر امراء جماعتہائے احمدیہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل جماعتوں کے لئے مندرجہ ذیل اصحاب کو ۳۰ ماہ شہادت ۱۳۲۳ہش (۳۰ اپریل ۱۹۴۴ء) تک کے لئے امیر مقرر فرمایا ہے ۔

(۱) سٹروعہ ۔ چودہری چھجو خانصاحب
" (نائب امیر) چودہری بشارت علی خانصاحب
(۲) تہال ۔ حاجی محمد الدین صاحب
(۳) سرگودہا ۔ چودہری فضل احمد صاحب اے ۔ ڈی ۔ آئی
(۴) جہلم ۔ بابو محمد سعید صاحب
(۵) حلقہ درگا نولاں ۔ حکیم اللہ دتا صاحب
(۶) " کھیوا کلاسوالہ ۔ چودہری ابو محمد عبداللہ صاحب
(۷) لائل پور ۔ چودہری عبدالاحد صاحب
(۸) آنبہ ۔ سید لال شاہ صاحب
(۹) کوئٹہ ۔ بابو فیض الحق خانصاحب

(ناظر اعلےٰ)

دُعا سے امداد

(از حضرت میر محمد اسحاق صاحب)

احادیث سے ثابت ہے کہ ایک دفعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں حضرت عمرؓ نے مدینہ سے مکہ آکر عمرہ کی عبادت بجالانی چاہی جب حضرت عمر نے حضور سے مکہ کے سفر کی اجازت طلب کی ۔ تو حضور نے اجازت دیکر فرمایا لَا تَنْسَنَا اُخَیَّ فِیْ دُعَائِکَ ۔ یعنی دیکھنا بھائی ہمیں اپنی دعاؤں میں نہ بھول جانا ۔ حضرت عمر بیان فرمایا کرتے تھے ۔ کہ مجھے حضور کی اس فرمائش سے اس قدر خوشی پہونچی ۔ کہ اسے آج تک میں محسوس کرتا ہوں یہ کیوں ؟ اس لئے کہ سردار خادم کو اور بادشاہ نوکر کو کہے کہ ہمیں نہ بھول جانا تو خادم اور نوکر کا سر زمین سے آسمان تک نہ پہونچے گا ۔ تو راہ میں اور کہاں ٹھہرے گا ؟ حضور کے اس فرمان سے یہ امر ضرور مستنبط ہوتا ہے ۔ کہ جب نبی بلکہ سید الانبیاء اپنی ضرورتوں کے لئے اپنے روحانی بھائیوں سے دُعا کی فرمائش کرتا ہے ۔ تو اور کون ایسا ہوسکتا ہے ۔ جو اس سے مستغنی ہو ۔ پس سنت طریق ہے کہ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کی دلی دعاؤں کا متمنی اور طالب رہے ۔ اسی سنت کے مطابق میں آج تمام احمدی بھائیوں اور تمام احمدی بہنوں سے یہ درخواست کرتا ہوں ۔ کہ وہ میری ایک اشد ضرورت اور نہائت مشکل کے حل کی دعائیں لگ جائیں ۔ اور جب سے انہیں اس مضمون پر اطلاع ہو پانچوں وقت اپنی دلی دعاؤں سے میری امداد فرمائیں ۔ اور میری وہ غرض یہ ہے کہ چند دن سے عزیزم مرزا مبارک احمد جو عزیز مکرم مرزا عزیز احمد صاحب ایم ۔ اے آئی ۔ سی ۔ ایس ۔ ڈی ۔ سی ۔ مظفر گڑھ کا بیٹا اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پڑپوتا ہے بیمار اور امرت سر میں سرکاری ہسپتال میں زیر علاج ہے ۔ عزیز موصوف نوجوان صالح اور اپنے بزرگوں کی شرافت کا نمونہ ہے ۔ چند روز ہوئے لاہور سے ایف ۔ اے کا امتحان دے کر آیا ہے ۔ عزیز کو بخار کی تکلیف ہے ۔ میری بڑی لڑکی یعنی عزیز موصوف کی سوتیلی والدہ عزیز کو لے کر ہسپتال میں کرایہ پر فیملی کوارٹر لے کر علاج کروا رہی ہیں ۔ عزیز مکرم مرزا عزیز احمد صاحب اپنی ملازمت پر مظفر گڑھ میں ہیں ۔ میری لڑکی مریض کے پاس امرت سر میں ہیں ۔ اس کے چھوٹے بچے قادیان میں ہیں ۔ غرض یہ خاندان اس وقت گوناگوں پریشانیوں میں مبتلا ہے ۔ مگر پریشانیوں کے یہ بادل صرف ایک اشارہ سے دُور ہوسکتے ہیں ۔ اور وہ اشارہ ہاں ہلکا سا اشارہ ہمارے قادر مطلق بادشاہ کا ہونا چاہیئے

پس میں تمام بھائیوں اور بہنوں سے دست بستہ التماس کرتا ہوں ۔ کہ وہ پانچوں وقت خلوص قلب اور درد دل سے اس بادشاہ حقیقی سے عرض کریں گے ۔ کہ اے بادشاہ مبارک احمد کو صحت عطا فرما ۔ اس کی بیماری کو نسیاً منسیاً کردے اس کے تمام عوارض کو اس طرح دور فرما جس طرح دوپہر کے وقت رات کی ظلمت دور و کافور ہوتی ہے ۔ اے رفیع الشان شہنشاہ اور کسی وجہ سے نہیں تو محض اس کے پردادا کی خاطر سے ہی اسے شفا بخش ۔ اے ارحم الراحمین خدا مبارک احمد کی نوجوانی پر نظر رحمت کر اور صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عنایت فرما ۔ اور اسے صحت دے کر اس کے پریشان خاندان کی پریشانیوں کو دور فرما ۔ آمین یا رب العالمین

امید ہے کہ تمام دوست میری اس فرمائش کو پورا کریں گے کہ لَا تَنْسَنَا اُخَیَّ فِیْ دُعَائِکَ ۔ یعنی بھائیو ہمیں اپنی دعاؤں میں نہ بھول جانا ۔

خطبۂ جمعہ —— از حضرت مولوی شیر علی صاحب

انبیاء کے زمانہ میں مختلف قسم کے عذاب نازل ہونے کی وجہ

دعاؤں سے کام لو۔ اور اپنے اندر خشیت پیدا کرو

مورخہ ۱۶ - ماہ ہجرت ۱۳۲۰ ہش - مطابق ۱۶ - مئی ۱۹۴۱ء

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔
قرآن شریف سے ایک نہایت ہی پختہ اور

یقینی سنت اللہ

معلوم ہوتی ہے۔ اور وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وما ارسلنا فی قریۃ من نبیّ الّا اخذنا اھلھا بالباسآء والضرّآء لعلّھم یضّرّعون۔ جس بستی میں ہم نے پیغمبر بھیجا۔ وہاں کے رہنے والوں کو ہم نے سختی اور مصیبت میں مبتلا کیا۔ تاکہ یہ لوگ ہمارے حضور گڑگڑائیں (اعراف ع ۱۲) اور اسی طرح فرمایا۔ ولقد ارسلنا الیٰ امم من قبلک فاخذنٰھم بالباسآء والضرّآء لعلّھم یتضرّعون۔ یقیناً ہم نے تجھ سے پہلے اور امتوں کی طرف بھی رسولوں کو بھیجا۔ تو انہیں تکالیف اور دکھوں میں مبتلا کیا۔ تاکہ وہ ہمارے آگے تذلل اختیار کریں (انعام ع ۵)۔

ان آیات سے پایا جاتا ہے۔ کہ جب کبھی اللہ تعالیٰ اپنے کسی فرستادہ اور مامور کو دنیا کی ہدایت کے لئے بھیجتا ہے۔ تو اس کا یہ قاعدہ ہے۔ کہ اس زمانہ کے لوگوں کو بیماریوں، عذابوں۔ اور دکھوں میں گرفتار کرتا ہے۔ یہ قرآن کریم کی بیان کردہ ایک سنت ہے۔ اور انہی آیات میں اللہ تعالیٰ اس کی ایک بھاری حکمت بھی بیان فرماتا ہے کہ کیوں وہ اپنے ماموروں کے وقت عذاب نازل کرتا ہے۔ فرماتا ہے۔ لعلّھم یتضرّعون۔ اس کی غرض یہ ہے۔ کہ تا لوگوں کی

طبائع میں تضرع اور انکسار پیدا ہو

اور وہ اپنے اندر ایسا تغیر پیدا کریں۔ کہ جس کے نتیجہ میں وہ اللہ تعالیٰ کے ماموروں کی طرف متوجہ ہوں۔ اور ان کی آواز سنیں گویا اصل مقصد مامور کے وقت نزولِ عذاب کا لوگوں کو ہدایت کی طرف مائل کرنا ہوتا ہے۔ پھر ہم بارہا دیکھتے ہیں۔ کہ ایک ڈاکٹر جو انسان کی جان بچانا چاہتا ہے۔ وہ بعض اوقات اس کے بعض اعضاء کاٹ ڈالتا ہے۔ بعینہٖ اسی طرح اللہ تعالیٰ بھی اپنے ماموروں کے زمانہ میں نوع انسان کو بچانے کے لئے عمل جراحی سے کام لیتا ہے۔ اور بہت سے افراد کو کاٹ ڈالتا ہے۔

اب اسلام کا دین مکمل ہو چکا ہے

شریعت اسلامیہ تکمیل کو پہونچ چکی ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق یہ مقدر کر رکھا تھا۔ کہ پہلے دنیا کو ایک شہر کی طرح کر دے۔ اور لوگ ایک دوسرے کے ساتھ بآسانی مل سکیں۔ تاکہ وہ شریعت محمدیہ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذریعہ مکمل کی گئی تھی۔ اس کی اشاعت کا کام پایۂ تکمیل کو پہونچ سکے۔ اللہ تعالیٰ کا فعل اس کے قول کا ثبوت ہوتا ہے اس نے یہ دعوےٰ کیا ہے۔ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی۔ (مائدہ ع ۱) قرآن شریف میں یہ دعوےٰ کیا گیا ہے۔ کہ قرآن مجید مکمل شریعت اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کامل نبی اور تمام دنیا کے لئے راہ ہدایت اور مشعل راہ ہیں اور جب اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں یہ دعوےٰ کیا۔ تب سے ہی یہ سامان کرنے شروع کر دیئے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ پیغام تمام دنیا تک پہونچایا جا سکے۔ اور جب دنیا اس غرض کے لئے تیار ہو گئی تو اس نے یہ ثابت کرنے کے لئے کہ قرآن کریم ایک زندہ اور

ہمیشہ زندہ رہنے والی کتاب

ہے۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم زندہ رسول ہیں۔ آپ کی برکات ہمیشہ جاری ہیں۔ اور جاری رہیں گی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بروز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس زمانہ میں کھڑا کر دیا اور پھر اس مامور کے وقت بھی اسی سنت اللہ کے مطابق ساری دنیا میں عذاب نازل کئے تاکہ اہل دنیا میں عاجزی اور انکسار پیدا ہو۔ اور وہ جو لوگوں کی ہدایت کے رستہ میں روک اور ان کے لئے موجب ہلاکت ہیں۔ ان کو کاٹ دے۔

اس زمانہ میں آنے والے عذابوں کی قرآن کریم نے بھی خبر دی ہے۔ مثلاً فرماتا ہے۔ واذا وقع القول علیھم اخرجنا لھم دآبۃ من الارض تکلّمھم انّ النّاس کانوا باٰیٰتنا لا یوقنون (نمل ع ۶) یعنی جب مامور کے وقت

لوگوں پر فرد جرم

قائم ہو گا۔ تو ہم ان کے لئے زمین سے ایک کیڑا نکالیں گے۔ جو ان کو کاٹے گا۔ اس لئے کہ لوگ ہماری آیتوں پر یقین نہ لاتے تھے۔ چنانچہ یہ پیشگوئی جو طاعون کے متعلق ہے۔ اور ۹۵-۱۸۹۴ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اس کی خبر دی۔ اپنی پوری شان کے ساتھ پوری ہوئی۔ طاعون کے اس عذاب سے کس قدر تباہی دنیا پر آئی۔ اس کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ ۱۹۰۳ء سے اخیر مئی ۱۹۰۶ء تک کل ہندوستان میں ۴۲ لاکھ ایک ہزار ۶ سو ۸۶ موتیں طاعون سے واقع ہوئیں۔ جس کے مقابل صرف پنجاب میں جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے تھے۔ ۱۷ لاکھ ۱۳ ہزار ۴ سو ۴۱ جانیں ہلاک ہوئیں ::

پھر اللہ تعالیٰ کی مشیت کے پورا کرنے کے لئے اسباب ہوتے ہیں۔ اور وہ اپنے ارادوں کو پورا کرنے کے لئے بعض سامان پیدا کرتا ہے۔ ان میں سے ایک سامان خود ماموروں اور

نبیوں کی دعا

ہوتی ہے۔ جو عذاب کے متعلق اللہ تعالیٰ کے ارادوں کے ظاہر ہونے کا موجب بن جاتی ہے۔ مثلاً ہم دیکھتے ہیں۔ کہ باوجودیکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے بڑھ کر کوئی انسان رحیم کریم نہ پہلے ہوا۔ اور نہ آئندہ پیدا ہو گا۔ پھر بھی ایسے رحیم کریم نے دعا کی۔ کہ اللّٰھمّ اشدد وطاتک علیٰ مضر واجعلھا علیھم سنین کسنی یوسف۔ یعنی اے اللہ قبیلہ مضر پر اپنی گرفت سخت کر۔ اور ان پر ایسا قحط نازل فرما۔ جیسے کہ حضرت یوسف کے زمانہ میں نازل ہوا۔ بخاری جلد ۱ کتاب الصلوٰۃ صفحہ ۹۶) چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اس دعا کے بعد ملک میں ایسا سخت قحط پڑا۔ کہ لوگوں کو حیوانوں کے سوکھے چمڑے ابال ابال کر کھانے پڑے۔ اور بھوک کی وجہ سے انکی آنکھوں کے آگے دھواں آگیا۔ چنانچہ یہ حالت دیکھ کر صحابہ کرام رضو نے سمجھا کہ قرآن مجید میں فارتقب یوم تاتی السمآء بدخان مبین۔ یغشی النّاس ھٰذا عذاب الیم (یعنی اس دن کا انتظار کرو۔ کہ آسمان سے صریح دھواں نکلے۔ وہ لوگوں کو گھیرے گا یہ درد دینے والا عذاب ہے۔ دخان ع ۱) میں جو پیشگوئی کی گئی ہے۔ وہ قحط سالی کے ذریعہ پوری ہو گئی ہے۔ اور جب بہت ہی خطرناک حالت ہو گئی۔ تو پھر کفار نے حضور سے

رحم کی درخواست

کی۔ تب یہ عذاب دور ہوا ::

تو بعض اوقات اللہ تعالیٰ اپنے نبیوں کے دل میں دعا کی تحریک کرتا ہے۔ اور وہ دعا عذاب کا موجب بن جاتی ہے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ملک میں

فسق و فجور کا سیلاب

دیکھ کر ایک دعا کی۔ جس کے نتیجہ میں ملک میں طاعون کی وبا نمودار ہو گئی۔ آپ نے ۱۸۹۴ء میں ایک عربی قصیدہ لکھا جس میں آپ نے فرمایا :-

فلما طغی الفسق المبید بسیلہ
تمنیت لو کان الوباء المتبّر
فان ھلاک الناس عند اولی النھٰی
احبّ واولیٰ من ضلال یخسّر
(حمامۃ البشریٰ ص۱۱۹)

یعنی جب میں نے دیکھا کہ نافرمانی حد سے بڑھتی جارہی ہے۔ اور ملک میں فسق و فجور کا ایک سیلاب آرہا ہے۔ تو میں نے دعا کی۔ کہ الہٰی تو کوئی ایسی وبا نازل فرما۔ کہ یہ لوگ جسمانی موت کا شکار ہو جائیں۔ کیونکہ جو لوگ عقل اور سمجھ رکھتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ خدا کے حضور گنہگار ہو کر جینے سے

مرنا ہزار درجہ بہتر ہے

سو اس دعا کے نتیجہ میں ملک میں طاعون پھیلی۔ جس سے لاکھوں آدمی موت کے گھاٹ اتارے گئے۔ سو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان دعاؤں سے معلوم ہوا کہ بعض اوقات اللہ تعالےٰ ماموروں کے وقت عذاب کا ذریعہ خود نبیوں کی دعا کو بھی بنا دیتا ہے۔ اسی طرح جب آپ نے دیکھا کہ بعض قومیں نہ صرف خود فسق و فجور اور انسان پرستی میں مبتلا ہیں۔ بلکہ ایک دُنیا کو گمراہ کرنے کے درپے ہو رہی ہیں۔ تو آپ نے دُعا کی ؎

یاربّ سحّقھم کسحقک طاغیا
وانزل بساحتھم لھدم مکانھم
یاربّ مزّقھم وفرق شملھم
یارب فوّدھم الیٰ ذوبانھم
(نور الحق حصہ اول ص۹۲)

یعنی اے میرے رب ان کو پیس ڈال جیسا کہ تو ایک طاغی کو پیستا ہے۔ اور ان کی عمارتوں کو مسمار کرنے کے لئے ان کے صحن میں اُتر آ۔ اے میرے رب ان کو ٹکڑے ٹکڑے کر اور ان کی جمعیت کو پاش پاش کر دے۔ اے میرے رب ان کو ان کے گداز ہونے کی طرف کھینچ۔ چنانچہ آپ کی

یہ دُعا اس وقت اپنا رنگ لا رہی ہے

غرض جب اللہ تعالےٰ دُنیا کو عذاب دینا چاہتا ہے۔ تو بعض اوقات وہ اپنے نبیوں کو دُعا کی تحریک کرتا ہے۔

اب یہ نظارے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانوں میں اللہ تعالےٰ نے دکھائے۔ اس کی دو غرضیں ہیں:

اوّل۔ مشیت الہٰی عذاب سے پوری ہوتی ہے۔

دوم۔ یہ کہ مامور کی دُعا پوری ہو کر اس کی صداقت کا نشان بنتی ہے۔

پھر اللہ تعالےٰ اپنی مشیت کے پورا کرنے کے لئے جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ بعض وجودوں کو اپنی تجلی کے ظہور کے لئے آلہ کار بنا لیتا ہے چنانچہ یہ مشہور واقعہ ہے۔ کہ جب مسلمان بگڑ کر فسق و فجور کی زندگی بسر کرنے لگ گئے۔ اور ان کا وجود اسلام کے لئے باعث ننگ ہو گیا۔ اس کے غضب کی آگ بھڑکی۔ اور ایک غیر قوم کو ان کی حکومت کے مرکز بغداد پر مسلط کیا گیا۔ اور ہلاکو خان

خدا تعالےٰ کے عذاب کا تازیانہ

بن کر مسلمانوں پر نازل ہوا۔ اس وقت ایک مسلمان بزرگ نے یہ آسمانی آواز سنی۔

ایھا الکفار اقتلوا الفجّار

یعنی اے کفار ان فجار کو قتل کرو۔ غرض جو لوگ فسق و فجور کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ خدا تعالےٰ بعض اوقات ان کے لئے بعض ایسے وجودوں کو کھڑا کر دیتا ہے۔ جو اس کے غضب کا ذریعہ بنتے ہیں۔ چنانچہ میرے نزدیک اس وقت ہٹلر کا وجود بھی ایسا ہی ہے جو کہ اس کی مشیت کو پورا کر رہا ہے۔ میری یہ مراد نہیں۔ کہ جو ہٹلر چاہتا ہے ہوتا ہے۔ نہیں بلکہ ہوتا وہی ہے جو کہ خود خدا تعالےٰ چاہتا ہے۔ مثلاً دیکھ لو ہٹلر سب سے زیادہ جن کے ملک کو نیست و نابود کرنا چاہتا ہے وہ انگریز ہیں۔ پہلے اس نے

فرانس پر حملہ

کر کے اسے تہ و بالا کیا۔ اور اس کے بعد اس کا پروگرام انگلستان پر قبضہ کرنے کا تھا۔ مگر خدا کی مشیت چونکہ یہ نہ تھی اس لئے باوجودیکہ وہ فرانس تک پہونچ گیا مگر وہ آگے نہ بڑھا۔ اور نہ انگلستان پر قبضہ کر سکا۔ اور جاننے والے جانتے ہیں۔ کہ وہ ہٹلر کے لئے کیسا اچھا موقعہ تھا۔ مگر وہ غلطی کر گیا۔ اور آگے بڑھنے سے چوک گیا۔ ایسا کیوں ہوا؟ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعائیں جو آپ نے انگریزوں کے لئے کی ہوئی ہیں۔ اور جن کی بدولت انگریزوں کو پہلی جنگ میں فتح ہوئی۔ اس کی راہ میں روک ہو کر اس کے آگے کھڑی ہو گئیں۔ اور انہوں نے اس کو آگے بڑھنے نہ دیا۔ واللہ اعلم بالصواب۔ اس واقعہ سے صاف معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ

ہوتا وہی ہے جو خدا چاہتا ہے

مَیں نے ان دنوں دو آدمیوں کو مسجد میں باتیں کرتے سنا۔ کہ ہٹلر نے کہا تھا کہ میں فلاں تاریخ کو پیرس کے ہوٹل میں کھانا کھاؤں گا۔ اور اس نے یہ بھی کہا کہ میں فلاں تاریخ کو لنڈن کے فلاں ہوٹل میں کھانا کھاؤں گا۔ اور یہ بات کہہ کر اس نے دوسرے شخص کو کہا کہ:

فلاں بات تو پوری ہو گئی ہے

اب دوسری بھی پوری ہو جائیگی تو ایک اور شخص نے جو اس وقت مسجد میں بیٹھا ہوا تھا سنکر کہا کہ ہٹلر خدا نہیں کہ جو وہ چاہے ہو کر رہے۔ اور نہ یہ ضروری ہے۔ کہ دوسری بات ضرور اسی طرح ہو کر رہے۔ جس طرح اس نے کہی ہے۔ چنانچہ دیکھ لو باوجودیکہ ہٹلر کا انگلستان پر بہت جلد قبضہ کر لینے کا پروگرام تھا۔ مگر وہ اس میں کامیاب نہ ہو سکا۔ اور معلوم یہی ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دُعائیں اس کی راہ میں حائل ہو گئیں۔

اس وقت جب یہ عالمگیر عذاب دُنیا پر نازل ہو رہا ہے۔ ہمیں یہ دعا کرنی چاہیئے کہ یہ جنگ اسلام کی فتح اور

اسلام کی تکمیل اشاعت

کا ذریعہ ہو۔ گویا وہ اسلام کے لئے رستہ صاف کرنے کا موجب ہو۔ اور یہ کہ اللہ تعالےٰ ان عذابوں سے ہماری جماعت کو محفوظ رکھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کو امن میں رکھے۔ اور ہمارے وہ بھائی جو ملک کی خاطر سمندر پار لڑنے کے لئے گئے ہوئے ہیں۔ ان کی حفاظت کرے۔ تمام جماعت کا حافظ و ناصر ہو۔ اور خصوصاً ہمارے احمدی نوجوانوں اور مبلغین کو اپنی پناہ میں رکھے۔ اٰمین ثم اٰمین

ہندوستان میں ابھی تک جنگ کی آگ نہیں پہونچی۔ اور اللہ تعالےٰ کی یہ ایک سنت ہے۔ کہ اس کے عذاب کے آنے سے پہلے اگر اس سے دعا کی جائے۔ اور عاجزی و انکساری اختیار کی جائے۔ اور اس طرح اس کی سنت سے فائدہ اٹھایا جائے۔ تو پھر بھی وہ اپنے بندوں کو بچا لیتا ہے۔ ورنہ اس کی

گرفت کا خطرہ

ہوتا ہے۔ کیونکہ عذاب کی ایک غرض یہ بھی ہوتی ہے۔ کہ لوگ عاجز ہو کر اس سے اپنے بچاؤ کی دُعائیں کریں۔ اور نہ صرف ہم احمدیوں کو بلکہ دوسرے مسلمانوں کو بھی اللہ تعالےٰ سے ڈرنا اور اس سے عاجزی کے ساتھ دُعا کرنی چاہیئے۔ پس ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم عاجزی و فروتنی کے ساتھ اس سے پناہ مانگیں تاکہ خدا تعالےٰ ہمیں اپنے فضل اور رحم کے ساتھ محفوظ رکھے۔ اور اگر ہم ایسا نہ کریں گے تو ہم اس کی نظر میں زیادہ قصوروار ہوں گے۔ کیونکہ ہم دوسرے لوگوں کی نسبت زیادہ بصیرت رکھتے ہیں۔ یہ

خشیت کا وقت

ہے۔ اگر اس وقت اللہ تعالےٰ ہمارے دلوں کی طرف نظر کرے۔ اور دیکھے کہ اب بھی ہمارے دل غافل ہیں۔ تو یہ نہایت ہی افسوس کا مقام ہوگا۔ پس ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم دوسرے لوگوں کی نسبت زیادہ ڈریں۔ اور زیادہ عاجزی سے دعا کریں۔ تا خدا تعالےٰ ہم پر رحم کرے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں ایسا کرنے کی توفیق بخشے۔ اٰمین ثم اٰمین

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضؓ کے رسالہ "خلافتِ راشدہ" کے جواہر ریزے

خلافتِ ثانیہ کی صداقت پر چند ناقابلِ تردید بیانات

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ جماعت احمدیہ کے مقدس بزرگوں میں سے ہیں۔ آپ کو اللہ تعالےٰ نے "لیڈر" کا خطاب دیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کو یک رنگ و باصفا دوست فرمایا۔ اللہ تعالےٰ نے اظہارِ حق کے لئے آپ کو غیر معمولی ملکہ عطا فرمایا تھا۔ آپ کی تحریر و تقریر دلوں پر اثر کرنے والی اور تائید دین کے لئے شمشیر برہنہ کا حکم رکھتی تھی۔ جس کا نمونہ آپ کے لیکچر اور مرتبہ رسالہ "خلافت راشدہ" ہر دو حصص میں نمایاں ہے۔ کسے معلوم تھا۔ کہ ۱۹۱۴ء میں جماعت احمدیہ کے بعض افراد خلیفہ دوم کے متعلق وُہی رویہ اختیار کریں گے اور اسی رنگ میں اسے مطعون کرنے کی کوشش کریں گے جس طرح اسلام کے دورِ اوّل میں خلفاء راشدین کے مقابل ایک گروہ کھڑا ہو گیا۔ اور آجتک شیعہ یا رافضی کے نام سے موجود ہے۔ حضرت مولوی صاحب مرحوم کا یہ رسالہ دراصل شیعیت کی تردید میں تریاق کا حکم رکھتا ہے۔ مگر میرے خیال میں موجودہ منکرینِ خلافت (غیر مبایعین) کے فتنہ کا بھی اس سے بخوبی ازالہ ہو سکتا ہے کیونکہ دونوں جگہ انکارِ خلافت کی بُنیاد ایک ہے۔ اور دونوں جگہ اثباتِ خلافت کا معیار یکساں۔ پھر اس رسالہ کے بیانات کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سندِ تصدیق بھی حاصل ہے۔ حضرت مولوی صاحب رضؓ تحریر فرماتے ہیں:۔

"یہ لیکچر حضرت اقدس نے اتنا پسند فرمایا کہ چار مرتبہ پیا پے سُنا۔ اور اپنی طرف سے مختلف مقامات میں بھیجا۔ کہ گویا یہ حضرت ہی کی تصنیف ہے" (ص ۳)

میں ذیل میں اس مبارک رسالہ کے چند اقتباس درج کرتا ہوں۔ اگر غیر مبایع اصحاب ان پر غور فرمائیں گے۔ تو انہیں خلافت ثانیہ کی صداقت کے اقرار کے بغیر چارہ نہ رہے گا۔

(۱)

خلیفہ خدا بناتا ہے

شیعہ اور غیر مبایعین اس بارے میں یکزبان ہیں۔ کہ بانی سلسلۂ محمدیہ اور احمدیہ کے بعد جس کو خدا خلیفہ بنانا چاہتا تھا۔ اسے نہ بنا سکا۔ بلکہ ایک یا ایک سے زیادہ انسانوں کی سازش سے وُہ شخص خلیفہ بن گیا۔ جو نا اہل تھا۔ غاصب تھا۔ غلط عقائد کا حامی تھا۔ بُرے اعمال کا ارتکاب کرنے والا تھا۔ (والعیاذ باللہ) شیعہ ان مطاعن کا نشانہ حضرت ابوبکر۔ حضرت عمر۔ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کو یکے بعد دیگرے بناتے ہیں۔ غیر مبایعین ہنوز اس بارے میں سیدنا حضرت محمود ایدہ اللہ تعالےٰ کو ہی اپنے مسموم تیروں کا نشانہ بنا رہے ہیں۔ اور وہی کہتے ہیں۔ جو شیعہ اصحاب خلفائے راشدین کے بارے میں کہتے ہیں۔ دونوں کا اعتراض غلط اور زعم باطل ہے۔ حق یہ ہے۔ کہ خلیفہ خدا بناتا ہے انسانی سازش سے کوئی خلیفہ نہیں بن سکتا افسوس کہ غیر مبایعین کے سامنے خلفاء ثلاثہ کا نمونہ موجود تھا۔ مگر انہوں نے کچھ فائدہ نہ اٹھایا۔ ان کو چھ برس تک حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ یہی سمجھاتے رہے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔ اور میرے بعد بھی خدا ہی خلیفہ بنائے گا۔ مگر انہوں نے اس پر بھی کان نہ دھرے۔ آخر ۱۹۱۴ء میں وُہی کہنا شروع کر دیا۔ جو صدیوں سے شیعہ صاحبان کہہ رہے تھے۔

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضؓ تحریر فرماتے ہیں:۔

"اس (آیت استخلاف) سے صاف معلوم ہوا۔ کہ استخلاف خدا تعالےٰ کا وعدہ اور حتمی وعدہ تھا جس کا خلاف ہونا ممکن نہ تھا اور یہ بھی ثابت ہوا کہ خلیفہ بنانا خود خداوند عالم کا فعل تھا۔ انسانی تدبیر اور منصوبہ اور سازش کا اس میں دخل نہ تھا۔ اور اس آیت نے ہمیشہ کے لئے قانون مستمرہ خداوند کریم کا بتا دیا۔ کہ خلیفۃ اللہ ہمیشہ آسمان سے مقرر و منصوب ہو کر آیا کرتا ہے۔ یہ کبھی نہیں ہوا۔ اور نہ ہوگا۔ کہ چند یا زیادہ انسان مل کر اپنی رائے و مشورہ سے سماوی تحریک و تائید کے بغیر کسی کو خلیفۃ اللہ بنا دیں۔ ہاں چونکہ تمدن عالم میں جو سلسلۂ اسباب سے وابستہ ہے۔ اسباب سے تمسک کرنا لابدی ہوتا ہے۔ لہذا ظاہری صورت شوریٰ و اجتماع کی ایسی ہی واقعہ ہوا کرتی ہے۔ کہ گویا مادی کمیٹیوں اور اجتماعوں کی طرح خود اعضاء کمیٹی اپنے لئے پریذیڈنٹ منتخب کر رہے ہیں مگر ہوتا وہی ہے۔ جو آسمان پر پہلے مقرر ہو چکا ہوتا ہے۔ اس لئے کہ خدائے متصرف مدبر بالا مادہ کا پہلے ہو چکا ہوا وعدہ اور نفاذ پا چکی ہوئی مشیت انسانی منصوبہ اور نفس کی سوچی ہوئی تدبیر سے بدلائی نہیں جا سکتی۔ اور اس کے پُر حکمت کاموں اور عجیب نظام کو ضعیف القویٰ محدود العلم انسان درہم برہم نہیں کر سکتا"

(خلافتِ راشدہ حصہ اول صفحہ ۸۵)

اگر غیر مبایعین اس واضح اصل کو تسلیم کر لیں۔ تو آج سارا فیصلہ ہو جاتا ہے۔ مگر نہیں وُہ تو شیعوں کی طرح یہ ماننے کے باوجود کہ "سوائے محدودے چند اشخاص کے میاں صاحب کے ساتھ ساری جماعت تھی" (مرآۃ الاختلاف ص ۱۱) یہی کہتے چلے جائیں گے۔ کہ:۔

"اسباب کے ماتحت جو بنے گا۔ ظاہر ہے۔ کہ اس بننے میں انسان کا دخل ہوگا۔ خواہ بذریعہ آماء ہو۔ یا بذریعہ سیاسی چالوں کے ہو۔ یا بذریعہ طاقت کے ہو۔ اور اس انسانی مداخلت کو خدائی انتخاب کہنا بالکل غلط ہے"

(مرآۃ الاختلاف ص ۳۴)

کیا کوئی دردمند غیر مبایع دوست اس امر پر غور کرے گا۔ کہ آپ لوگوں کو اور آپ کے ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کو آج حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے جواب کو "بالکل غلط" قرار دینے اور شیعہ معترضین کے ہم نوا بننے کی کیا ضرورت ہے؟ یقیناً خلافت حقہ سے برگشتگی اور سیدنا حضرت محمود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز سے عداوت کے باعث یہ سب کچھ کیا جا رہا ہے۔ آؤ اب بھی اس مہلک راہ کو چھوڑ دو۔

(۲)

مومنوں کے قلوب کی تسخیر آسمانی نصرت کی دلیل ہے

شیعہ صاحبان کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضؓ۔ اور حضرت عمر رضؓ نے سقیفہ بنی ساعدہ میں اپنے اقتدار اور منصوبہ کے ماتحت مسلمانوں سے خلافت کی بیعت کروائی۔ اور حضرت علی رضؓ جو تجہیز و تکفین میں مشغول تھے۔ ان کی بات تک نہ سنی۔ نہ ہی ان سے مشورہ لیا۔ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے بھی لکھا ہے:۔

"تیسرے پہر کو مسجد نور میں بعد از نماز عصر اجتماع ہؤا۔ نواب محمد علیخان صاحب نے اُٹھ کر مولوی نورالدین صاحب کی وصیت پڑھ کر سنائی۔ کہ میرا جانشین حضرت صاحب کے پرانے اور نئے احباب سے نیک سلوک کرنے والا وغیرہ وغیرہ۔ مولوی محمد احسن صاحب نے میاں محمود احمد صاحب کا نام خلافت کے لئے تجویز کیا۔ اس پر مولوی محمد علی صاحب نے کچھ بولنا چاہا۔ میں دیکھ رہا تھا۔ کہ حافظ روشن علی سیکرٹری انصار اللہ پارٹی مسجد کے اندر کھڑا ہؤا اسی وقت کا منتظر تھا۔ اس نے اور شیخ یعقوب علی تراب نے ایک دفعہ ہی چلا کر کہا۔ کہ ہم نہیں سُننا چاہتے۔ یہ ایک سگنل تھا جس پر تمام انصار اللہ ایک دم کھڑے ہو کر چلانے اور چیخنے لگے۔ کہ ہم نہیں سُننا چاہتے۔ اور ایک دم میاں صاحب کے ہاتھ پر بیعت کے لئے ٹوٹ پڑے"

(مرآۃ الاختلاف ص ۲۲-۲۳)

غرض شیعیت اور پیغامیت اپنی معترضانہ شان میں نقل مطابق اصل ہے۔

اب ذیل میں حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے باطل شکن جواب کا بھی مطالعہ فرمائیں۔ تحریر فرماتے ہیں۔

"اگر ایک ناعاقبت اندیش حقیقت شناس اپنے ذلیل تعصب کی تائید میں یہ کہے کہ ابوبکر اور عمر کے اقتدار نے ان تمام آتشیں زبانوں پر مُہر لگا دی۔ اور نئی نئی زندہ غیرت مند قوم اپنی جنس کے دو ممبروں کے ہاتھ میں کٹھ پتلی کی طرح ناچنے لگ گئی۔ تو یہ بات حضرت صدیق پر درحقیقت اعتراض کی بات نہیں معترض کی نادانی اور معاملہ نافہمی ہے۔ کہ وُہ اپنے آپ کو کامیاب نکتہ چین سمجھتا ہے۔ جب خدا تعالےٰ اپنے برگزیدہ نبی کے لئے روا نہیں رکھتا۔ کہ اسکی اپنی چالاکی اور بشری عقل اور زمینی منصوبوں کو اصحاب و خدام کی اطاعت اور جمع آوری کا موجب قرار دے۔ اور تالیف قلوب کو محض آسمانی امر اور اپنا فضل فرماتا ہے۔ (آیت لو انفقت ما فی الارض کی طرف اشارہ ہے۔ ناقل) تو اس صورت میں حضرت صدیق اور آپ کے خادم عمر فاروق کے دباؤ اور منصوبہ کو تسخیر قلوب کے لئے سحر آفریں ماننا انہیں حضرت نبی کریم پر فضیلت دینا اور خدا کے کلام کی تکذیب کرنا ہوگا۔ (نعوذ باللہ من ھذہ العقیدۃ الفاسدۃ۔ بہرحال سوال تو یہ ہے۔ کہ حضرت علی کو وُہ تالیفِ قلوب کیوں میسر نہ آئی؟"

(خلافتِ راشدہ حصہ دوم صفحہ ۴۷)

غیر مبایع بھائیو! اس آسمانی معیار اور روشن نشان کو سامنے رکھ کر فیصلہ کرو۔ تم واقعات کو مسخ کرکے خلافتِ ثانیہ پر جماعت کے قلوب کے اتحاد کو حضرت حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور حضرت شیخ یعقوب علی صاحب اطال اللہ بقاءہ کی کوشش کی طرف منسوب کرتے ہو۔ خدارا سوچو کہ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب مرحوم کے بیان کے مطابق تم کتنا بڑا جرم کر رہے ہو۔ میں کہتا ہوں بہرحال سوال تو یہ ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کو یہ تالیف قلوب میسر کیوں نہ آئی؟

—— (۳) ——

حصولِ خلافت کا متمنی ناکام رہتا ہے

غیر مبایع کہتے ہیں کہ حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب حصول خلافت کے خواہاں تھے۔ اور کوشش کرکے خلیفہ بن گئے۔ شیعہ صاحبان کہتے ہیں۔ کہ حضرت ابوبکرؓ خلافت حاصل کرنے کے متمنی تھے۔ اور اپنی کوشش سے خلیفہ بن گئے۔ دونوں گروہوں کا اعتراض بالکل ہمرنگ ہے۔ حضرت مولانا عبدالکریمؓ جواب میں تحریر فرماتے ہیں۔

"اس آیت (وھموا بما لم ینالوا) کے بموجب ضروری تھا۔ کہ اگر حضرت ابوبکر کا ہَم اور قصد اپنے نفس کی طرف سے حصول خلافت کے لئے ہوتا۔ اور وہ ان صفات کے آدمی ہوتے۔ جو اعداء اللہ کی طرف سے ان کی ذات پاک کی طرف منسوب کی گئی ہیں۔ تو وہ نامراد اور ناکام رہتے۔"

(خلافت راشدہ حصہ اول مقدمہ صفحہ ۴۳)

قرآنی آیت کا یہی جواب غیر مبایعین کے اعتراض کو بھی رد کر رہا ہے۔

—— (۴) ——

گندے الزامات کے دو جواب

شیعہ خلفاء ثلاثہ بالخصوص صدیق اکبرؓ و عمر فاروقؓ پر ان کے عقائد اور اعمال کے لحاظ سے گندے اور ناپاک اتہام لگاتے ہیں۔ اور غیر مبایعین خلیفۂ وقت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ پر عقائد کے بگاڑنے اور اعمال کے برے ہونے کا بہتان تراشتے ہیں۔ جس کے لئے اکابر غیر مبایعین نے کبھی مستریوں کو اور کبھی مصری صاحب کو آلۂ کار بنایا۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ تحریر فرماتے ہیں۔

(۱) "اللہ تعالےٰ خوب جانتا تھا۔ کہ شریر بد نہاد ایک وقت بڑی افترا پردازیاں اور شرارتیں کریں گے۔ اس لئے فرمایا۔ کہ ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم یعنی یہ دین اسلام جو میں ان کے لئے پسند کر چکا ہوں۔ اس دین کی اشاعت کی ان کو قدرت دونگا۔ کہ وہ حامی دین ہوں۔ اور دین ان کے سبب سے قدرت اور مکانت حاصل کرے۔"

(خلافت راشدہ صفحہ ۳۸)

(۲) "اگر صدیق صدیق نہیں اور وہ تمام کے الزامات ان کی نسبت سچے ہیں تو کثیر بلکہ اکثر بلکہ کل حصہ ان اصحاب کا ان بدبودار گالیوں کا مستوجب ہے جو ابن سبا کے اخلاف کے مونہہ سے حضرت صدیق کی نسبت نکلی ہیں۔ اس لئے کہ یہ تمام صحابہ پہلے بھی اور پیچھے بھی صدیق پر۔ صدیق کی خلافت پر صدیق کے افعال و اعمال پر راضی تھے۔ اور ابد تک راضی رہے۔"

(خلافت راشدہ صفحہ ۳۸ حاشیہ)

خلفاء کے ذریعہ سے نبی کے دین کو تمکنت و تقویت حاصل ہوتی ہے یہ خلیفہ کی خلافت پر خدا کی فعلی شہادت ہے۔ نبی اور مامور کے صحابہ کی اکثریت کا اس کے ہاتھ پر جمع ہو جانا سبیل المومنین ہے۔ آج بھی یہ دونوں جواب غیر مبایعین پر حجت ملزمہ ہیں۔

—— (۵) ——

دو نہائت عجیب مشابہتیں

اوّل۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو مخاطب کرتے ہوئے والہانہ رنگ میں تحریر فرماتے ہیں۔

"تیری قدر ایک کافر نعمت قوم نے نہیں کی۔ تیری راستی اور منجانب اللہ ہونے کی بڑی دلیل یہ ہے۔ کہ **تو ظالموں کی زبانوں سے انبیاء کی طرح ستایا گیا**۔ اے میرے محبوب! اے خدا کے محبوب!! اے رسول خدا کے محبوب!!! میری رُوح تیری قدر کرتی ہے۔ اور خدا اور قرآن اور رسول کریم کے لئے قدر کرتی ہے۔ اس لئے کہ تو نے اپنے قول اور فعل سے ان کی قدر کی۔ اور ایک میں ہی نہیں۔ ہزاروں لاکھوں حقیقت شناس مومن ہیں جو تیری واقعی قدر کرتے ہیں۔"

(خلافت راشدہ حصہ اول صفحہ ۹۹)

کیا ضرور نہ تھا کہ جسے خدا کے کلام میں "فضل عمر" قرار دیا گیا ہو۔ وہ بھی ظالموں کی زبانوں سے انبیاء کی طرح ستایا جاتا؟

دیکھو کتنی واضح اور کھلی مشابہت ہے۔ ایک قوم خدا کے محمود کو مذموم ثابت کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگاتی ہے۔ مگر کیا اس محبوبِ خدا کی محبوبیت میں کچھ فرق آیا؟ بخدا ہرگز نہیں۔ بلکہ اس کا رتبہ خدا کے حضور بھی بلند ہُوا۔ اور حقیقت شناس مومنوں کے دلوں میں بھی اس کے لئے بے پایاں عقیدت کا سمندر موجزن ہوگیا۔ دشمن ہائیکورٹ تک جا کر اپنے جھوٹے اور ناپاک بہتانوں کی اشاعت کرتے ہیں۔ مگر خدا کے محبوب کی جماعت اپنی پارسائی سے ان کو مفتری ثابت کرتی ہے۔ حتیٰ کہ پنجاب ہائی کورٹ کے چیف جسٹس سر ڈگلس ینگ بالقابہ اخبار الحکم کے نام خلافت جوبلی کے موقعہ پر تار میں لکھتے ہیں۔

"میں جماعت احمدیہ کے افراد کو جوڈیشل محکمہ میں ملازم رکھتے ہوئے ہمیشہ خوشی محسوس کرتا ہوں۔ کیونکہ مجھے ان کی دیانتداری کے خلاف کبھی کسی کی طرف سے اشارۃً و کنایۃً بھی شکائت نہیں پہونچی۔"

(الحکم ۲۸ دسمبر ۱۹۳۹ء)

میں کہتا ہوں اے ہمارے محبوب آقا! اے خدا کے محبوب و محمود بندے!! اے مسیح پاک کے مسیحی نفس لختِ جگر!!! اے نور الدین اعظم کے نہائت محبوب! دیکھ مشرق و مغرب میں احمدی افراد آج بھی تیری تعریف کے ترانے گاتے ہیں۔ ان کے دل تیری محبت و قدر دانی سے لبریز ہیں۔ اور جب تک یہ زمین اور آسمان قائم ہے۔ خدا کے نوشتہ کے مطابق تیری محمودیت کا تذکرہ دلوں اور زبانوں پر جاری رہیگا بے شک تو ظالموں کی زبانوں سے انبیاءؑ کی طرح ستایا گیا۔ مگر یہی تیری راستی کی محکم دلیل ہے۔

دوم۔ سورۃ توبہ میں حضرت ابوبکرؓ کے رفیق غار اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھی ہونے کا واقعہ مذکور ہے۔ اس سے حضرت ابوبکر کی خلافت پر زبردست استدلال ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کے موقعہ پر اس سورہ کا اعلان حضرت علیؓ کے ذریعے کروایا۔ شیعہ کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ خلافت صدیقی کے قائل تھے

لیکن خدا کا فعل یعنے اعلان سورہ توبہ بذریعہ حضرت علی رضی اللہ عنہ عبث نہ تھا حضرت مولانا عبد الکریم صاحب رضی اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے نہایت لطیف نکتہ بیان فرماتے ہیں۔ لکھا ہے:۔

"میری روح تو صاف گواہی دیتی ہے کہ وحی الٰہی نے صاف آپؐ کو ارشاد کیا ہوگا۔ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی زبان سے ان تمام امور کا تبلیغ کرنا جن میں ایک اہم امر صاحب الغار رضی اللہ عنہ کو قیامت تک مومنین کے لئے پیروی کے قابل نمونہ ٹھہرانا ہے اور آپ کا خلیفہ بلا فصل ظاہر کرنا تھا۔ مناسب اور ضرور ہے۔ سو خدا تعالےٰ عالم الغیب اور عزیز نے جیسا چاہا ویسا ہوا۔"

(خلافت راشدہ صـ۴۲)

خلافت سیدنا حضرت محمود اور جناب مولوی محمد علی صاحب کے انکار کو اس بارے میں بھی عجیب مشابہت ہے۔ حضرت مولانا نور الدین اعظم رضی نے مرض الموت میں ایک وصیت لکھی۔ جس میں اپنے "جانشین" کے مقرر کرنے اور اس کی صفات کا تذکرہ تھا۔ پھر کیا ہوا۔ اخبار "پیغام صلح" کے الفاظ میں ہی پڑھئے لکھا ہے:۔

"جب وصیت لکھ چکے۔ تو آپ نے مولوی محمد علی صاحب کو فرمایا۔ کہ سب کو سنا دیں۔ انہوں نے کھڑے ہو کر سب سامعین کو بآواز بلند سنا دیا پھر وہ بیٹھ گئے۔ آپ نے فرمایا کہ تین دفعہ پڑھو۔ چنانچہ پھر مولوی محمد علی صاحب نے اٹھکر دوبارہ اور پڑھکر حاضرین کو سنا دیا۔ اس کے بعد حضرت صاحب نے فرمایا۔ کہ کوئی اور ضروری امر اگر رہ گیا ہو تو بتا دیں میں لکھ دوں۔ مولوی محمد علی صاحب و جملہ احباب نے عرض کی۔ کہ اور کوئی ایسا امر نہیں۔ اس کے بعد آپ نے وہ کاغذ نواب محمد علی خانصاحب کو دے دیا۔ فرمایا محفوظ رکھیں"

(ضمیمہ ۵ مارچ ۱۹۱۴ء صـ۱)

اس واقعہ پر خدا کے افعال کی حکمتوں کو سوچنے والے غور کریں۔ مشیت ایزدی نے اس جگہ اس وصیت کے سنانے کے لئے مولوی محمد علی صاحب کو ہی کیوں مخصوص کیا؟ اور کیوں ان کے منہ سے کہلوایا کہ اور کوئی ضروری امر نہیں رہ گیا۔ مجھے تو صاف نظر آتا ہے۔ کہ یہ خدا کی عمیق حکمت تھی تا یہ واقعہ بھی ہمیشہ کے لئے خلافت محمود پر روشن دلیل رہے۔ کہاں سوچنے والے دل۔ اور دیکھنے والی آنکھیں! وہ خدا کے اس چمکتے ہوئے نشان کو دیکھیں۔ اور خلیفۂ برحق کے دامن سے وابستہ ہو جائیں۔ مولوی محمد علی صاحب لکھ چکے ہیں۔ کہ حضرت خلیفہ اوّل رضی کا زمانہ درحقیقت حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ میں ہی داخل ہے۔ الفاظ یہ ہیں "آپ کے زمانہ کے چھ سال ڈال کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کے اسی۸۰ سال پورے ہو جاتے ہیں" (پیغام صلح ۱۰ اپریل ۱۹۴۰ء) گویا مولوی محمد علی صاحب کے قول کے رو سے جماعت احمدیہ میں خلافت ثانیہ درحقیقت خلافت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے مشابہ ہے۔ اب دیکھ لیجئے کہ شیعوں کے نزدیک ان کے مزعومہ حضرت علی رضی نے باوجود اذن نماز الغار کے اعلان کرنے کے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خلافت سے انکار کر دیا اسی طرح غیر مبائعین کے امیر جو اپنے آپ کو فرضی طور پر حضرت علی رضی سے مشابہت دیا کرتے ہیں۔ وہ بھی خود اعلان وصیت کے باوجود حضرت مرزا محمود احمد ایدہ اللہ بنصرہ کی خلافت سے منکر ہو بیٹھے۔ بلکہ جماعت احمدیہ میں خلافت کے وجود سے ہی انکار کر گئے۔ ان فی ذالک لآیۃ لقوم یتدبرون *

خاکسار۔ ابو العطاء جالندھری۔

جو دوست کسی غرض کیلئے روپیہ جمع کرنا چاہتے ہیں تو بہتر ہے کہ "تحریک جدید کے امانت فنڈ" میں بھیج دیں۔ جو آپکو آپکی ضرورت کے مطابق مل جائیگا۔ اگر آپ یہی چاہتے ہیں کہ جب چاہیں لے لیں۔ تو حضور نے "امانت فنڈ تحریک جدید" میں اس کی منظوری بھی فرما دی ہے پس آپ امانت فنڈ تحریک جدید کی طرف توجہ فرمائیں *

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

احمدی مبلغین کے متعلق ہفتہ وار رپورٹ

بیرونِ ہند

جنگ کی وجہ سے ممالک خارجہ سے خط و کتابت اور مرکز اور شاخوں کا باقاعدہ رشتۂ ڈاک بہت ڈھیلا ہو رہا ہے۔ اس لئے ہفتہ گذشتہ میں سوائے ایک کے اور کوئی رپورٹ موصول نہیں ہوئی۔ مولوی محمد شریف صاحب مولوی فاضل مبلغ سلسلہ احمدیہ متعینہ حیفا نے لکھا ہے کہ باوجود مشکلات اور روکاوٹوں کے وہ مصر کی جماعت کی ضروریات کے مدنظر ۱۵ روز کے لئے قاہرہ گئے۔ اور ۵ نئے مخلصین سلسلہ حقہ میں داخل ہوئے۔ ان کی درخواستہائے بیعت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور پیش ہو کر شرف منظوری حاصل کر چکی ہیں۔ مولوی محمد شریف صاحب کو بلاد عربیہ میں جنگ کی آگ داخل ہو جانے کی وجہ سے بہت خطرات کا سامنا ہے احباب ان کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

اندرونِ ہند

مغربی بنگال میں بمقام بھرت پور ضلع مرشد آباد احمدیہ کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ اور مولوی ظفر الدین صاحب چوہدری بی اے مبلغ مشرقی بنگال۔ اور مولوی ظل الرحمن صاحب فاضل مبلغ کلکتہ شامل ہوئے۔ بنگالی زبان میں مؤثر تقاریر ہوئیں۔ مولوی عبد اللہ صاحب مالاباری سیلون و ٹراونکور سے مالابار پہنچ گئے ہیں مولوی صاحب اب رسالہ ستیہ دوتن کے لئے جو کہ کنانور سے ملیالم زبان میں نکلتا ہے مضامین لکھ رہے ہیں۔ گیانی عباد اللہ صاحب سی پی کا دورہ کر کے واپس مرکز آگئے ہیں۔ مولانا غلام رسول صاحب راجیکی بعض سوالات کا جواب لکھ رہے ہیں۔ مولوی عبد القادر صاحب۔ مولوی محمد سلیم صاحب۔ مولوی عبد الغفور صاحب مولوی ابو العطاء صاحب نے مرکز میں آنے والے غیر احمدیوں۔ اور بالخصوص ایک شیعہ مبلغ سے تبادلہ خیالات کیا۔ نواح قادیان میں موضع بیری میں وہاں کی جماعت احمدیہ نے مرکز سے مبلغین کو بلا کر تقاریر کرائیں۔ ہندوستان کے دوسرے علاقوں میں ہر مبلغ اپنے اپنے مرکز سے مقامی احباب کی مدد سے فریضہ تبلیغ ادا کر رہا ہے۔ اس سلسلہ میں یہ ذکر کر دینا مناسب ہوگا کہ ضلع سیالکوٹ موضع گھٹیالیاں میں مولوی اسمٰعیل صاحب دیا لگڑھی مرکز کی طرف سے متعین ہیں۔ گھٹیالیاں میں وہ جماعت کے بچوں کو دینیات کی تعلیم دیتے ہیں۔ قرب و جوار میں تبلیغ کرتے ہیں۔ نزدیک کے مواضعات میں درس و تدریس کا سلسلہ جاری رکھتے ہیں۔ حال ہی میں دانہ زیدکا جا کر آپ نے عیسائیوں سے دو مناظرے کئے جن کا غیر احمدیوں پر بہت اثر ہوا اور تبلیغ کے لئے بفضلہ تعالےٰ اس علاقہ میں نئے مواقعات پیدا ہو گئے ہیں (ناظم نشر و اشاعت)

تحریک جدید کے امانت فنڈ کی اہمیت

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ فرماتے ہیں۔ "یہ نہایت ہی اہم فنڈ ہے اور ایک مجلس شوریٰ کے موقعہ پر ایک خطبہ میں میں نے دوستوں پر اسکی اہمیت کو پوری طرح واضح کر دیا تھا۔ پس اسکی اہمیت کو سمجھتے ہوئے اسکی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ گذشتہ احرار کے فتنہ میں ہمارے دشمنوں کو جو ناکامی ہوئی۔ اس میں امانت فنڈ کا بہت بڑا حصہ ہے۔ اور اب جو نیا فتنہ (مصری فتنہ) اٹھا تھا اس نے بھی اگر زور نہیں پکڑا۔ تو درحقیقت اسمیں بھی بہت ساحصہ "تحریک جدید کے امانت فنڈ" کا ہے۔ پس اس "امانت فنڈ" میں جو دوست حصہ لے سکتے ہیں وہ ضرور لیں۔ اور چاہے ایک روپیہ۔ دو روپیہ ماہوار جمع کراتے جائیں۔ اور جو پہلے ہی اس میں حصہ لے رہے ہیں وہ اسے جاری رکھیں"

"تحریک جدید کا امانت فنڈ" ایسا ہے جو اس میں حصہ لینے والے ہیں ان کے نہ صرف مال کی حفاظت کرتا اور جب اسے ضرورت ہو اسے اپنے خرچ سے امانت دار کے پاس پہونچاتا ہے اور یہ زکوٰۃ کی ادائیگی سے اسے آزاد کرتا بلکہ روپیہ بھی پورا ملتا ہے اور چونکہ "تحریک جدید" اسے سلسلہ کے مخصوص کام میں صرف کرتی ہے اس لئے انکی امانت کا روپیہ ثواب بھی دلاتا ہے۔ پس ایسے کچل پیدا کرنیوالے امانت فنڈ میں ضرور ہر ایک کو روپیہ جمع کرنا شروع کر دینا چاہیئے۔ جو آپکو تین سال کے بعد واپس مل جائیگا۔ اگر آپ کے پاس کچھ روپیہ جمع ہے۔ یا کسی خاص مد

جماعت احمدیہ گذشتہ ہفتہ

اس ہفتہ سندھ سے جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان سے پایا جاتا ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت ۹ مئی کو بواسیر کے ورم کی وجہ سے پھر خراب ہو گئی۔ ۱۰ مئی کی اطلاع اگرچہ افاقہ کی خوشخبری کی حامل تھی۔ مگر ۱۱ مئی کی اطلاع میں پھر تکلیف کے بڑھ جانے کی خبر تھی۔ اور ۱۳ مئی کی خبر یہ تھی۔ کہ حضور ایدہ اللہ کی طبیعت زیادہ ناساز رہی۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ حضور کی طبیعت قریباً سارا ہفتہ ہی ناساز رہی۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ گذشتہ ہفتہ کے ایک پرچہ میں یہ خبر درج ہو چکی ہے۔ کہ کراچی کو جاتے ہوئے حضور کی کار کو ایک حادثہ پیش آیا۔ مگر خیر رہی۔ اس ہفتہ اس حادثہ کی تفصیل بھی موصول ہو گئی ہیں۔ جن سے پایا جاتا ہے۔ کہ حادثہ اس سے بہت زیادہ خطرناک تھا۔ جو ابتدائی اطلاع سے سمجھا گیا تھا۔ حضور نہر کی آٹھ نو فٹ چوڑی پٹڑی پر تشریف لے جا رہے تھے۔ کہ اچانک موٹر پھسل کر نہر کے بند سے جو قریباً دس فٹ اونچا تھا۔ نیچے کی طرف کو پلٹ گئی۔ ڈرائیور نے فوراً بریک لگا دیئے۔ جس سے اس بات کا بھی احتمال تھا۔ کہ موٹر فوری جھٹکے سے بالکل ہی الٹ کر نیچے نہ جا گرے۔ مگر وہاں کلّر بہت تھا۔ جو شبنم سے گیلا ہو رہا تھا۔ اور اس لئے نہر کا بند بہت نرم ہو چکا تھا۔ اور موٹر کے پہیے ممنا بند میں قریباً ڈیڑھ ڈیڑھ فٹ دھنس کر رہ گئے۔ اور صرف ایک پہیہ پٹڑی کے اوپر تھا۔ موٹر ایسے طور پر الٹی ہوئی تھی۔ کہ ایک طرف کے دروازے بالکل بند ہو چکے تھے۔ اور اسی جانب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دوسری سواریوں کے نیچے دبے پڑے تھے۔ اس وقت موٹر کے توازن میں اگر ذرہ بھر بھی فرق آ جاتا تو موٹر بالکل الٹ کر نیچے گر جاتی۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اپنا خاص فضل کیا اور ایسی صورت نہ پیدا ہونے دی۔ کچھ دیر بعد مشکل سے دروازہ کھولا گیا اور حضور دوسری سواریوں کے بعد موٹر سے باہر نکل سکے۔ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے۔ کہ حضور اور دیگر سواریوں میں سے کسی کو بھی کوئی چوٹ وغیرہ نہ آئی۔ الحمد للہ۔

گذشتہ ہفتہ سیدہ امۃ الرشید صاحبہ بنت حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے متعلق سندھ سے اطلاع آئی تھی۔ کہ انہیں تیز بخار ہے ۹ مئی کی اطلاع تھی۔ کہ بخار ۱۰۴ درجہ تک پہنچ گیا۔ مگر اس سے اگلے روز افاقہ کی خبر آئی۔ اور اب ان کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے

اس ہفتہ حضور کے صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب کے ناک کا اپریشن کامیابی سے لاہور میں ہوا۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی اس ہفتہ میں زیادہ تر خراب ہی رہی

۱۴ مئی کو جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد احمدیہ لنڈن نے بی۔ بی۔ سی سے ایڈیٹر صاحب الفضل کی وساطت سے اپنی والدہ محترمہ کے نام ایک پیغام براڈکاسٹ کیا جس میں اپنے والد مرحوم کی وفات پر اپنے حزن و ملال کا اظہار کرنے کے بعد ان سے حسب معمول صبر کی توقع کا اظہار کیا۔ اور آخر میں کہا۔ کہ آپ کو جنگ کے ان خطرناک ایام میں میری فکر ہوگی۔ مگر خدا سے دعا کریں۔ اور فکر مند نہ ہوں۔ کہ جس خدا نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جلتی آگ سے بچا لیا۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو سمندر میں ڈوبنے سے محفوظ رکھا۔ وہ مجھے بھی اپنے فضل سے حضرت امیر المومنین کی دعاؤں کے طفیل اپنی حفاظت میں رکھے گا آپ نے پیغام سننے والے سب احمدی دوستوں کی خدمت میں السلام علیکم کہا اور دعا کی درخواست بھی کی۔ مقامی تبلیغ کے نگران اعلیٰ جناب چوہدری فتح محمد صاحب نے اعلان کیا ہے کہ جو نوجوان ایم۔ اے۔ بی۔ اے۔ ایف۔ اے اور میٹرک وغیرہ کے امتحانات سے کہ اس وقت فارغ ہیں۔ وہ ایک ماہ یا کم سے کم پندرہ یوم تبلیغ کے لئے وقف کریں۔ ان کی ہر قسم کی سہولت کا انتظام کیا جائے گا۔ نظارت علیا کی طرف سے اس ہفتہ بھی مختلف جماعتوں کے عہدیداروں کی منظوری کا اعلان کیا گیا۔ احمدیہ سکول کی جماعت ہفتم کا جو سالانہ امتحان حسب دستور نظارت تعلیم و تربیت نے لیا تھا۔ اس کا نتیجہ اس کی طرف سے شائع کر دیا گیا۔ بارہ طلباء کامیاب ہوئے ہیں کامیاب طلباء میں سے جامعہ احمدیہ میں داخل ہونے والوں کے لئے داخلہ کی آخری تاریخ ۱۹ مئی تھی۔

اس ہفتہ نصرت گرلز سکول کے امتحان مڈل کا نتیجہ بھی نکلا۔ ۲۶ طالبات نے امتحان دیا تھا۔ جن میں سے ۲۳ کامیاب ہوئیں۔ اور ایک لڑکی ۶۷۷ نمبر حاصل کر کے پنجاب بھر میں دوم اور لاہور سرکل میں اول رہی۔ تین لڑکیاں ضلع گورداسپور میں اول دوم اور سوم رہیں۔ پانچ لڑکیوں نے چھ سو سے اوپر نمبر حاصل کئے۔ اور کسی سکول کی اتنی لڑکیوں نے چھ سو سے اوپر نمبر حاصل نہیں کئے۔ نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ سلسلہ کے تمام مبلغین یکم مئی ۴۰ء لغایت ۳۰ اپریل ۴۱ء کی سالانہ رپورٹیں بہت جلد مرتب کر کے دفتر میں بھجوا دیں۔

انچارج صاحب تحریک جدید کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ تفسیر کبیر کا پہلا ایڈیشن ختم ہو چکا ہے۔ اور جو جلدیں باقی ہیں۔ وہ ان خریداروں کے لئے ریزرو ہیں۔ جن کی طرف سے پوری قیمت کا کچھ حصہ بطور پیشگی جمع ہے اب کسی نئے خریدار کو تفسیر مل سکتی سوائے اس کے کہ موجودہ خریداروں میں سے کوئی اپنے حق سے دستبردار ہو جائے۔ آپ نے تجویز کی ہے کہ اگر کافی آرڈر مل جائیں تو دوسرا ایڈیشن شائع کیا جا سکتا ہے۔ جو دوست ابھی تک اسے حاصل نہیں کر سکے۔ انہیں بہت جلد آرڈر بھجوانے چاہئیں۔

پچھلے دنوں بعض سرکاری بلوں کے خلاف دکانداروں کی طرف سے جو ہڑتالیں کی گئی ہیں۔ ان کے سلسلہ میں نظارت امور عامہ کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ایسی ہڑتالیں ناجائز ہیں۔ اس لئے کسی احمدی کو شرکت کی اجازت نہیں۔ البتہ احتجاج کے جلسوں میں وہ شرکت کر سکتے ہیں اور تقریروں کے ذریعہ بھی اپنے خیالات کا اظہار کر سکتے ہیں۔ اس ہفتہ الفضل میں بعض نہایت ضروری مضمون شائع ہوئے۔ لنڈن میں غیر احمدی امام کے پیچھے نماز ادا کرنے کا الزام جو پیغام صلح نے آنریبل سر ظفر اللہ خان اور جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال پر لگایا تھا۔ اس کی تردید سر موصوف کی طرف سے پہلے کی جا چکی ہے۔ اور جناب چوہدری صاحب نے بھی اس ہفتہ اس الزام کی حقیقت کو بیان فرما دیا ہے۔ بار بار کی تردید کے باوجود پھر بعض اخباروں نے یہ بے پر کی اڑائی کہ جماعت احمدیہ کی نظارت علیا نے قادیان میں فرقہ وار جنگی تیاریوں کے سلسلہ میں کوئی گشتی مراسلہ جماعتوں کو بھیجا ہے۔ اس کی تردید میں پھر ایک مضمون شائع کیا گیا۔ بعض اور ضروری مضامین کے عنوان یہ تھے "جنگ کی خبروں کے متعلق احتیاط کی ضرورت" "حکومت کی امداد کس نیت سے کرنی چاہئے"۔ حضرت میاں امام الدین صاحب سیکھوانی (والد مولوی جلال الدین صاحب شمس) کے حالات زندگی نیز کاغذ کی بے حد گرانی

ہفتہ جنگ کے اہم حالات

عراق

اس ہفتہ کا اہم واقعہ یہ ہے کہ جرمن جہاز رشید عالی اور اس کے ساتھیوں کی امداد کے لئے عراق میں پہونچ گئے ہیں۔ اسی طرح جنگی سامان سے بھری ہوئی بہت سی گاڑیاں شام سے عراق پہنچ رہی ہیں۔ اور صورت حالات سخت خطرناک نظر آتی ہے۔ ہٹلر کی طرف سے وشی گورنمنٹ پر ایک عرصہ سے دباؤ ڈالا جا رہا تھا۔ کہ وہ شمالی افریقہ اور مشرقی افریقہ کے فرانسیسی مقبوضات۔ شام کے بحری اور فضائی اڈے اور بحر اٹلانٹک کے فرانسیسی جزیروں کے استعمال کا حق جرمنی کو دے دے۔ مارشل پٹیان پہلے تو ان مطالبات کے سامنے نہ جھکا۔ لیکن ایڈمرل ڈارلان اور موسیو لاوال نے آخر مارشل پٹیان کو اس بات پر آمادہ کر لیا۔ کہ فرانس کے تمام افریقی مقبوضات کا حق جرمنی کو دے دیا جائے نہ صرف یہ بلکہ اس نے شام کے فضائی اور بحری اڈے بھی جرمن کے حوالے کر دیئے اور انہی اڈوں کو استعمال کر کے اب جرمن جہاز عراق پہونچے ہیں۔ وشی گورنمنٹ کی اس حرکت سے اگرچہ برطانیہ کی مشکلات میں اضافہ ہو گیا ہے۔ لیکن وہ ان پر قابو پانے کے لئے پہلے سے تیار تھا۔ چنانچہ اس معاہدہ کے بعد گو شام میں جرمن طیارے ٹینک اور فوجی ماہرین پہونچ گئے۔ بلکہ یہ ٹینک اور جرمن طیارے سرحد شام کو عبور کر کے عراق کی سرحد میں بھی داخل ہو گئے ہیں۔ اور انہوں نے اپنی سرگرمیاں جاری کر دی ہیں۔ پھر بھی برطانی طیارے مقابلہ کے لئے تیار ہیں۔ اور انہوں نے شام کے جرمن اڈوں پر کئی زناٹے کے حملے کئے۔ اور مشین گنوں سے گولیاں برسا کر کئی جرمن طیارے ناکارہ کر دیئے۔ رشید عالی کے اس اقدام نے ہندوستان اور اسلامی ممالک کے لئے بہت بڑا خطرہ پیدا کر دیا ہے۔ اور اس نے نہ صرف اپنا ملک نازیوں کے ہاتھ فروخت کر دیا ہے۔ بلکہ ترکوں کو بھی سخت دھوکہ دیا۔ اور ایران اور ہندوستان پر حملے کا رستہ کھول دیا ہے۔ ایڈمرل ڈارلان اور ہٹلر میں جو سمجھوتہ ہوا۔ اس میں جرمنوں نے فرانس کو بہت معمولی رعایت دی ہے لیکن فرانس سے فائدہ بہت بڑا اٹھایا ہے اس معاہدہ کے مطابق جرمن شام میں نہ صرف اپنی فوجیں اتار سکتے ہیں۔ بلکہ شام میں فرانس کے جو ٹینک وغیرہ ہیں۔ انہیں بھی استعمال کر سکتے ہیں۔ فلسطین اور عراق میں انگریزی فوجوں کو کمک پہونچ رہی ہے۔ اور عراق میں پانچ لاکھ کے قریب برطانی فوج منتقل کرنے کا اعلان کیا گیا ہے۔ اس طرح اب میدان جنگ عراق اور شام بن گئے ہیں۔

امریکہ

امریکہ والے اب اچھی طرح سمجھتے جا رہے ہیں۔ کہ حالات کتنی خطرناک صورت اختیار کر رہے ہیں۔ چنانچہ مسٹر روزویلٹ نے کھلم کھلا اس سمجھوتہ کی بنا پر جو فرانس نے جرمنی سے کیا وشی گورنمنٹ کو بُرا بھلا کہا ہے۔ اور امریکہ والوں نے کہہ دیا ہے کہ فرانس نے یہ سمجھوتہ کر کے اپنے ماتھے پر کلنک کا ٹیکہ لگایا۔ اور اپنے پاؤں پر آپ کلہاڑا مار رہے ہے۔ اس کے ساتھ ہی پریذیڈنٹ روزویلٹ کے حکم سے امریکن بندرگاہوں میں جس قدر فرانس کے جہاز کھڑے تھے ان سب کو ضبط کر لیا گیا ہے۔ اور کرنل ناکس نے اعلان کیا ہے۔ کہ امریکن بیڑا فرانس کی اس حرکت کا مسکت جواب دے گا۔ صدر روزویلٹ نے یہ بھی اعلان کیا ہے۔ کہ اگر بحیرہ قلزم میں امریکن جہازوں پر حملہ ہوا۔ تو امریکہ صاف طور پر اعلان جنگ کر دے گا۔ پریذیڈنٹ روزویلٹ نے اپنے اعلانات میں اس طرف بھی اشارہ کیا ہے۔ کہ امریکہ کی نو آبادیات میں جرمنوں کو داخل نہیں ہونے دیا جائے گا۔

شمالی افریقہ

شمالی افریقہ میں جرمنوں اور اطالویوں کے حملے پیہم ناکام ہو رہے ہیں۔ اور برطانوی فوجوں نے سولم سے جرمن فوجوں کو پسپا کر کے سولم اور تین دیگر اہم مقامات پر قبضہ کر لیا ہے۔ اس جنگ میں جرمنی کا بہت بھاری نقصان ہوا ۵۰۰ سے زیادہ جرمن قید کر لئے گئے۔ اور بہت سے سامان جنگ پر بھی قبضہ کر لیا گیا۔ سولم پر برطانوی فوجوں کا قبضہ۔ انگریزوں کی جنگی قابلیت کا شاندار ثبوت ہے۔ ادھر امبالاگی پر برطانی فوجوں کا قبضہ ہونے میں بھی اب کوئی زیادہ دیر نہیں۔ امبالاگی میں اطالوی فوج دس سے پندرہ ہزار تک ہے۔ اور اب وہ ہتھیار ڈالنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اٹلی میں بھی سرکاری طور پر یہ تسلیم کر لیا گیا ہے۔ کہ امبالاگی میں اطالویوں کی حالت بہت خراب ہے۔

ہرہیس

اس ہفتہ کا ایک حیرت انگیز واقعہ ہرہیس کا جرمنی سے بھاگ کر برطانیہ پہونچ جانا ہے۔ ہرہیس ہٹلر کا پرانا دوست اور اس کا بچپن کا ساتھی تھا ستمبر ۱۹۳۹ء میں جب ہٹلر نے پولینڈ پر حملہ کیا۔ تو اس نے اعلان کیا تھا۔ کہ اگر میں اس جنگ میں کام آگیا۔ تو میرے بعد گوئرنگ میرا جانشین ہوگا۔ اور اگر گوئرنگ بھی کام آگیا۔ تو ہرہیس جرمنی کا ڈکٹیٹر ہوگا۔ ہرہیس اٹھارہ سال تک ہٹلر کے دست راست کی حیثیت سے کام کرتا رہا۔ اور کہا جاتا ہے۔ کہ نازی جرمنی کی موجودہ تعمیر میں اس کا بہت بڑا دخل ہے۔ گوئرنگ۔ ہملر۔ گوبلز۔ اور ربن ٹراب کو بھی ہٹلر کا اتنا اعتماد حاصل نہیں تھا۔ جتنا اعتماد ہرہیس کو حاصل تھا۔ لیکن اچانک اس ہفتہ میں وہ جرمنی سے بھاگا۔ اور اس ملک میں آ کر پناہ گزین ہوا جس کے خلاف اس کی حکومت نے قریباً دو برس سے جنگ شروع کر رکھی ہے۔ اور جسے تباہ کرنے کے لئے وہ کمربستہ ہے۔ اس ہفتہ پیر اور منگل کی درمیانی رات لنڈن سے اعلان ہوا۔ کہ سکاٹ لینڈ کے شہر گلاسکو کے قریب ایک جرمن ہوا باز زخمی حالت میں گرفتار کیا گیا ہے۔ اور اس نے اپنا نام روڈلف ہیس بتایا ہے۔ اس کے بعد برلن ریڈیو نے اعلان کیا۔ کہ ہیس مفقود الخبر ہے۔ اور اس کا دماغ خراب ہے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اس نے خودکشی کر لی ہوگی۔ پھر اعلان کیا گیا کہ وہ ہوائی جہاز میں سوار ہو کر کہیں چلا گیا ہے۔ اور خیال ہے کہ حادثہ کی وجہ سے مر گیا ہے۔ غرض جرمن ریڈیو نے متضاد باتیں کہیں۔ کبھی کچھ کہا اور کبھی کچھ ہرہیس نے جرمنی سے بھاگ آنے کے متعلق تاحال کوئی بیان نہیں دیا۔ مگر دنیا میں مختلف قیاس آرائیاں کی جا رہی ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ روس کے ساتھ گہرے میل جول کے سوال پر جرمن لیڈروں میں سخت پھوٹ پڑ گئی ہے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ ہرہیس کو ہٹلر سے اختلاف ہو گیا۔ اور اس نے اپنی خیریت اسی میں سمجھی کہ وہ جرمنی سے بھاگ جائے۔ لیکن وجہ خواہ کچھ ہو۔ اس امر سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ جرمنوں کو ہرہیس کے فرار سے سخت نقصان پہنچا ہے۔ جرمن ریڈیو نے اس کے متعلق جو بھونڈے بہانے گھڑے۔ ان سے جرمنوں کی تسلی نہیں ہوئی۔ گورنمنٹ برطانیہ نے اس کے متعلق کوئی بیان دینا مناسب نہیں سمجھا۔ صرف جستہ جستہ واقعات اس نے ظاہر کر دیئے ہیں۔ ہرہیس کے بھاگنے کا ایک طبعی سبب یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہرہیس اس بات کو سمجھ چکا ہے۔ کہ لڑائی کا کیا انجام ہوگا۔ اس وجہ سے اس نے مناسب سمجھا کہ اس ملک کا پناہ گزین ہو جائے جس کی فتح زیادہ یقینی ہے۔

قابل توجہ عہدیداران

تمام جماعتیں اپنا اپنا بجٹ تیار کر کے بیت المال میں بھیج رہی ہیں۔ موصیوں کا بجٹ تیار کر کے اس کی ایک کاپی دفتر بہشتی مقبرہ میں بھی ارسال فرما دیں۔ اس کے بغیر ہمیں جماعت کے موصیوں کے بجٹ کا پتہ نہیں چلتا۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ

بمبئی ۔ کراچی ۔ کلکتہ اور دیگر بڑے شہروں (کی) احمدی تجارتی فرمیں

نہ صرف خود اشتہاری رنگ میں الفضل کی خدمات سے فائدہ اٹھا سکتی ہیں۔ بلکہ اپنے حلقہ میں ہر اس مینو فیکچرنگ یا انڈسٹری ہوئنگ فرم سے جو شمالی ہندوستان میں اپنی تجارت کو فروغ دینے کی خواہاں ہوں۔ اس کی پر زور سفارش کر سکتی ہیں۔

نرخ وغیرہ کے لئے "مینیجر الفضل قادیان" کو لکھیں۔

وی پی وصول کر لئے جائیں

جن احباب کی خدمت میں وی پی ارسال کئے گئے ہیں۔ ان سے پر زور درخواست ہے۔ کہ وہ براہ کرم انہیں ضرور وصول فرمالیں۔ کیونکہ وی پی وصول کرنا نہ صرف ان کا اخلاقی فرض ہے ۔ بلکہ اگر واپسی کاغذ کی موجودہ ہوش ربا گرانی کے ایام میں اخبار کیلئے مہلک ثابت ہو سکتی ہے۔ پس احباب کو چاہیئے کہ دفتر کو نقصان سے بچائیں۔ (مینیجر)

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت خان بہادر ملک صاحب خان صاحب نون کلکٹر بہادر ضلع گوجرانوالہ

محمد زمان ولد فتح محمد ۔ محمد شریف ولد مولا داد اقوام جٹ سکنائے کوٹ سلیم تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

بنام

(۱) رحمان (۲) کرم داد پسران لنگر (۳) رحمان ولد محمد (۴) علی ولد دتہ (۵) راجہ ولد گاماں (۶) رحمان ولد راجہ (۷) شہابل ولد رحمان (۸) شاہو ولد ماہلا (۹) مرزا ولد محمد (۱۰) محمد دین (۱۱) قائم پسران انہیا (۱۲) مرزا ولد جلال اقوام جٹ (۱۳) بھوگا سنگھ (۱۴) دیال سنگھ (۱۵) سردار سنگھ پسران لہنا سنگھ (۱۶) نہال سنگھ ولد مہان سنگھ (۱۷) ہرنام سنگھ ولد گوپال سنگھ (۱۸) سوہن سنگھ (۱۹) جگت سنگھ پسران گلاب سنگھ (۲۰) مہر سنگھ (۲۱) شیر سنگھ (۲۲) سنت سنگھ پسران جیون سنگھ اقوام اروڑہ (۲۳) علی ولد خادم قوم پٹھان سکنائے موضع مرید تحصیل پھالیہ ضلع گجرات پنجاب (۲۴) گیان سنگھ ولد کالا سنگھ قوم اروڑہ ساکن امرتسر۔

درخواست زیر دفعہ ۱۰ ضمنی ج ایکٹ ۱۷ <u>۱۸۸۷</u> برائے دخلیابی آمدنی بعد ادائیگی معاوضہ متعلقہ آمدنی واقعہ موضع بھلیتی گگولا تحصیل حافظ آباد۔ بمقدمہ مندرجہ بالا میں اشتہار ہذا کو جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر جملہ قابضان موضع مرید مذکور بتاریخ ۶/۱۴ بوقت ۷ بجے صبح بمقام گوجرانوالہ حاضر عدالت ہو کر اپنے حقوق معاوضہ نسبت آمدنی مذکور ظاہر کریں ورنہ انکے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاویگی۔ آج بتاریخ ۵ مئی ۱۹۴۱ء بہ ثبت ہمارے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔ (مہر عدالت) (دستخط حاکم)

روزانہ الفضل خریدنا کیوں ضروری ہے

تمام استطاعت رکھنے والے احمدی احباب کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ روزنامہ الفضل جو جماعت احمدیہ کا واحد روزانہ آرگن ہے۔ خریدیں۔ کیونکہ

۱۔ "الفضل" حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اور تمام خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خیر و عافیت اور حالات سے روزانہ باخبر رکھتا ہے

۲۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا خطبہ جمعہ اور دوسری تقاریر سب سے پہلے جماعت تک پہنچاتا ہے

۳۔ بزرگان سلسلہ ۔ علماء اور مبلغین کے متعلق اطلاعات ۔ اہم مرکزی واقعات اور سلسلہ کے اہم کاموں اور ضرورتوں سے آگاہ کرتا ہے۔

۴۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مجاہدین کی تبلیغی رپورٹیں پیش کر کے بیداری اور قوت عمل پیدا کرتا ہے

۵۔ بزرگان و علماء جماعت کے مذہبی ۔ علمی ۔ اخلاقی ۔ تربیتی مضامین ۔ تجارتی و صنعتی معلومات سلسلہ کے خلاف مضامین کی غلط بیانیوں کی تردید ۔ اسلام اور احمدیت پر اعتراضات کے جوابات شائع کرتا ہے

۶۔ احمدی دوستوں کیلئے روحانی غذا کا کام دیتا ہے۔ نیز ان کیلئے تبلیغ کا موثر ذریعہ ہے

۷۔ آپ کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے اہم فریضہ کی طرف توجہ دلا کر آپ کے لئے روحانی ترقی کا سامان بہم پہنچاتا ہے۔

۸۔ جنگ کی اہم اور ضروری خبریں خلاصۃً دوسرے اخبارات کے ساتھ شائع کرتا ہے۔

ہم ان تمام احباب سے جو الفضل کے خریدار نہیں ۔ درخواست کرتے ہیں ۔ کہ وہ اس کی خریداری قبول فرمائیں۔ اور ان روحانی فوائد سے متمتع ہوں جو اس کے ذریعہ حاصل ہوسکتے ہیں۔ روزانہ "الفضل" کا سالانہ چندہ پندرہ روپے ہے (مینیجر)

مجرب اور خالص ادویہ

اگر آپ کو مجرب اور خالص ادویہ کی ضرورت ہے۔ تو آپ ہمارے دواخانہ سے طلب کریں ہر قسم کی ادویہ ہم آپکو مہیا کر دینگے۔ اسکے علاوہ دواخانہ میں خاص نسخہ بھی تیار رہتے ہیں۔ جنمیں کچھ یہ ہیں

تریاق کبیر } یہ گھر کا ڈاکٹر ہے۔ سر درد پیٹ درد سینہ کی درد ۔ دانت کی درد ۔ اسہال سوء ہضم وغیرہ بیماریوں کو اس دوا کے لگانے یا پلانے سے فوری فائدہ ہوتا ہے بھڑ بچھو ۔ سانپ کاٹے ۔ تو انکے زخموں کیلئے یہ تریاق ہے ۔ بخار وغیرہ میں بھی اس سے فائدہ ہوتا ہے عام مرضوں میں ڈاکٹر کی ضرورت ہی نہیں رہتی ۔ اور بڑے امراض میں اکثر ڈاکٹر کے آنے تک مریض کی حالت اچھی رہتی ہے ہر گھر میں اسکا موجود ہونا نہایت ہی ضروری ہے۔ قیمت چھوٹی شیشی ۸ درمیانی شیشی ۱۲ بڑی شیشی ۱ء۔

سرمہ ممیرا خاص } یہ سرمہ ایک پرانے اور مجرب نسخہ کے مطابق تیار کیا گیا ہے اور پرانی آشوب چشم خصوصاً جو نزلہ یا دماغی کمزوری کی وجہ سے ہو۔ اسی طرح نظر کی کمزوری اور دھند کیلئے بہت ہی مفید ثابت ہوا ہے ۔ نیز ککروں اور آنکھ کی سرخی کے لئے ازحد مفید ہے ۔ قیمت فی تولہ ۲ء ۶ ماشہ ۱ء ۳ ماشہ ۱۰؍

سرمہ اکسیر چشم } یہ سرمہ آنکھوں کی سب بیماریوں کیلئے مفید ہے خصوصاً نئے اور پرانے ککروں کیلئے بہت ہی مفید ہے ۔ نیز ناخونہ وغیرہ امراض کیلئے مجرب ہے ۔ قیمت فی تولہ ۲ء ۶ ماشہ ۱ء ۳ ماشہ ۱۲؍ ہمیں مندرجہ بالا ادویہ اور اپنی دیگر ادویہ کیلئے ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ جنہیں معقول کمیشن دیا جائے گا ۔ جو صاحب یہ نفع مند کام کرنا چاہیں وہ بھی ذیل کے پتہ پر خط و کتابت کریں ۔ (نوٹ) دوسری خاص ادویہ کے لئے ہماری فہرست ادویہ مفت طلب فرمائیں۔

ملنے کا پتہ :۔ مینیجر دواخانہ خدمت خلق ۔ قادیان (پنجاب)

یہ کارخانہ دوستوں کے شدید تقاضا پر سال میں دو دفعہ رعایت دیا کرتا ہے۔ اس سلسلہ میں اب یہ رعایت ۲۶۔۲۷۔۲۸۔۲۹ مئی ۱۹۴۱ء کو دی جا رہی ہے۔ اسلئے جو دوست اِن تاریخوں پر اپنے خطوط ڈاکخانہ میں ڈالیں گے۔ انہیں حسب ذیل ادویہ نصف قیمت پر ملیں گی۔ اس سنہری موقعہ سے آپ نہ صرف خود ہی فائدہ اٹھایئے بلکہ اپنے دوستوں کو بھی شامل کیجئے کیونکہ بعد میں ایسا موقعہ جلد میسر نہ آ سکے گا۔

موتی سُرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے

ضعف بصر۔ ککرے۔ جالا۔ پھولا۔ جالا۔ خارش چشم۔ پانی بہنا۔ دھند۔ نمبلہ۔ بجرہ بال۔ خاخونہ۔ گوہانجنی۔ رتوند۔ ابتدائی موتیا بند۔ وغیرہ۔ غرضیکہ یہ سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے۔ جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس سرمہ کا استعمال رکھتے ہیں۔ وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پاتے ہیں۔ قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے رعایتی ایک روپیہ چار آنے محصول ڈاک علاوہ۔

حضرت مسیح موعودؑ کے خاندان مبارک میں یہ موتی سُرمہ ہی مقبول ہے۔ لہذا آپکو بھی یہ موتی سُرمہ ہی استعمال کرنا چاہیئے

حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم۔ اے سلمہ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میں اس بات کے اظہار میں خوشی محسوس کرتا ہوں۔ کہ میں نے آپ کا موتی سرمہ استعمال کر کے اسے بہت مفید پایا۔ گذشتہ دنوں مجھے یہ تکلیف ہو گئی تھی۔ کہ زیادہ مطالعہ یا تصنیف سے آنکھوں میں درد ہونے لگتا تھا۔ اور دماغ میں بوجھ رہنے کے علاوہ آنکھوں میں سُرخی بھی رہتی تھی۔ ان ایام میں میں نے سب سے پہلے آپکا موتی سرمہ استعمال کیا۔ مجھے یقینی طور پر فائدہ ہُوا۔"

اکسیر البدن دُنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے

کمزور کو زور آور۔ اور زور آور کو شہ زور بنانا اس اکسیر پر ختم ہے۔ اسکے استعمال سے کئی ناتوان اور گئے گذرے انسان از سر نو زندگی حاصل کر چکے ہیں۔ اگر آپ بھی عمدہ صحت پا کر پُر لطف زندگی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو آج سے ہی اسکا استعمال شروع کر دیں۔ نیز ملیریا بخار کو روکنے اور اس سے پیدہ شدہ کمزوری کو دور کرنے کیلئے بھی یہ بے نظیر چیز ہے۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت پانچ روپے رعایتی دو روپے آٹھ آنے محصول ڈاک علاوہ۔

ایک تجربہ کار ڈاکٹر کی رائے

جناب ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب ایس۔ اے ایس آئی ایم۔ ڈی۔ انڈین ملٹری ہسپتال کلکتہ سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میرے ایک دوست نے میری سفارش پر آپکی ایجاد کردہ اکسیر البدن کا استعمال کیا۔ اور انہیں اس اکسیر سے بحد فائدہ ہوا۔ جس کیلئے میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔ براہ کرم ایک شیشی اور بذریعہ وی۔ پی بھیجدیں۔"

اکسیر اکبر

جس کا اثر مستقل ہے۔ اکسیر البدن کے علاوہ اسمیں حسب ذیل مزید اجزاء شامل ہیں۔ سونے کا کشتہ۔ کستوری۔ عنبر۔ یوہمین۔ وغیرہ اس کے فوائد کے کیا کہنے۔ ایک ہی لاثانی دوا ہے اس کی موجودگی نے طبی دنیا میں ایک نئی روح پھونک دی ہے، مفصلہ ذیل نئی اور پُرانی بیماریوں میں اس کا اثر فوری اور مستقل ہے۔ ضعف دل۔ ضعف دماغ۔ ضعف اعصاب۔ ضعف۔ ہاضمہ۔ قبل از وقت بالوں کا سفید ہو جانا۔ دل کی دھڑکن۔ سر کا چکرانا۔ آنکھوں میں اندھیرا آنا۔ بیچینی سستی۔ اداسی۔ ذرا سے کام سے دل کا کانپنا۔ جسم میں سخت کمزوری۔ وغیرہ بیماریوں کیلئے تو یہ بفضل خدا بہترین اور یقینی علاج ہے۔ لاگت کے مقابلہ میں قیمت برائے نام یعنی ایک ماہ کی خوراک کی قیمت بیس روپے۔ رعایتی قیمت دس روپے محصول ڈاک علاوہ

اکسیر اکبر سے ۴۵ سالہ ۱۸ سالہ نوجوان بنگیا

جناب ڈاکٹر شیر محمد صاحب عالی اسسٹنٹ سرجن فورٹ لاکھارٹ کوہاٹ سے تحریر فرماتے ہیں کہ "اکسیر اکبر کی ایک ماہ کی خوراک جو آپ سے منگوائی تھی۔ ایک مریض کو جسکی عمر ۴۵ سال سے متجاوز ہو چکی تھی۔ اور جسکو کمزوری تقریباً ۲۰ سال سے تھی۔ استعمال کرائی گئی۔ دوران استعمال میں حیرت انگیز تبدیلی اس کے جسم میں رونما ہوئی۔ جو سینکڑوں مقوی ادویہ کے کھانے سے بھی آج تک نہ ہوئی تھی۔ یعنی اکسیر اکبر کے استعمال سے اسکی صحت ایسی ہو گئی۔ جیسے اٹھارہ سالہ نوجوان کی چڑھتی جوانی کا عالم ہوتا ہے۔" اکسیر اکبر واقعی اس زمانہ میں اپنا جواب نہیں رکھتی۔ ایک مرتبہ ضرور تجربہ فرمایئے۔

اکسیر بواسیر

یہ نامراد موذی مرض انسان کا خون نچوڑ کر ہڈیوں کا پنجر اور زندہ درگور بنا کر زندگی تلخ کر دیتا ہے۔ اسکی مصیبت کو کچھ وہی بہتر سمجھ سکتا ہے۔ جسے بدقسمتی سے اس موذی مرض سے سابقہ پڑا ہو۔ ہماری یہ اکسیر اس ظالم مرض کو خواہ کسی قسم کا ہو۔ زیادہ سے زیادہ چودہ روز کے استعمال سے جڑ سے اکھاڑ کر نیست و نابود کر دیتی ہے۔ قیمت تین روپے رعایتی قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے محصول ڈاک علاوہ

موتی دانت پوڈر

نیلے دانت جملہ بیماریوں کا گھر ہیں۔ اگر آپ اپنی صحت کو ضروری سمجھتے ہیں تو آج سے ہی اسکا استعمال شروع کر دیں جو دانتوں کی جملہ بیماریوں کو دور کر کے انہیں فولاد کیطرح مضبوط بنا کر موتیوں کی طرح چمکاتا ہے۔ اور بدبوئے دہن کو دور کر کے پھولوں کی سی مہک پیدا کرتا ہے قیمت دوا دانی کی شیشی جو خاص موسم کیلئے کافی ہے ایک روپیہ رعایتی ۸ محصول ڈاک علاوہ

تریاق اعظم

اس ایک ہی تریاق سے سر سے لیکر پاؤں تک کی جملہ بیماریوں کا علاج کر لیجئے۔ گھر میں اس تریاق اعظم کی موجودگی ڈاکٹروں اور حکیموں کی ضرورت سے بے نیاز کر دیتی ہے۔ سفر میں اس کی ایک شیشی کا آپکے پاکٹ یا سوٹ کیس میں ہونا یہ اس بات کی دلیل ہے۔ کہ ہسپتال کی جملہ ادویہ آپ کی پاکٹ یا سوٹ کیس میں ہیں۔ اس کے ہر قطرہ میں آبحیات اور ہر مرض کیلئے اکسیر ہے۔ اسکے ایک قطرہ کے حلق سے اترتے ہی مردہ جسم میں برقی لہر دوڑ جاتی ہے۔ سر کے درد۔ پسلی کے درد۔ گنٹھیا کے درد عرق النساء کے درد۔ قولنج کے درد۔ جگر کے درد۔ گھٹنوں کے درد غرضیکہ جملہ قسم کے دردوں کیلئے تیر بہدف ہے۔ ناسور۔ جلے ہوئے آبلوں۔ تلی۔ بخار۔ ہیضہ۔ بدہضمی کے لئے تریاق ہے۔ قصہ کوتاہ قریباً دو صد امراض کا یہ ایک ہی علاج ہے مفصل حالات پرچہ ترکیب استعمال میں ملاحظہ فرمایئے۔ قیمت فی شیشی عہ دو روپے چار آنے رعایتی ایک روپیہ دو آنے محصول ڈاک علاوہ

رفیق زندگی

گرم مزاج والوں کیلئے بے نظیر تحفہ۔ مفرح دل اور مقوی دماغ جس سے جوہر حیات کو خاص ترقی ہوتی ہے۔ بیماری یا کثرت کار کی وجہ سے جن کے چہرے زرد۔ دل ہر وقت دھڑکتا۔ سر چکراتا آنکھوں میں اندھیرا آتا۔ اٹھتے وقت ستارے سے دکھائی دیتے بے چینی۔ گھبراہٹ۔ سستی اور اداسی چھائی رہتی ہو۔ ان کیلئے یہ جادو اثر دوا نعمت غیر مترقبہ ہے۔ اس دوا کا ایک ماہ کا استعمال سال بھر کیلئے انشاءاللہ کسی دوسری مقوی دوا سے آپکو بے نیاز کر دیگا ایک ماہ کی خوراک کی قیمت پانچ روپے رعایتی اڑھائی روپے محصول ڈاک علاوہ

اکسیر معدہ

ہیضہ۔ بدہضمی۔ کمی بھوک۔ درد شکم۔ اپھارہ۔ باؤ گولہ۔ پیٹ کا گڑگڑانا۔ کھٹی ڈکاریں۔ جی کا متلانا۔ اسہال۔ پیچش۔ کھانسی۔ دمہ کیلئے تیر بہدف ہے۔ دودھ۔ گھی۔ مکھن۔ بالائی۔ انڈے وغیرہ ہضم کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ دماغ۔ حافظہ۔ ذہن کو تقویت دینے کمزور اور دماغی کام کرنے والوں کیلئے بے نظیر چیز ہے۔ قیمت دو روپے رعایتی ایک روپیہ محصول ڈاک علاوہ

قبض کشا گولیاں

اوّل تو کبھی کبھار کی قبض بھی بہت تکلیف دہ ہے۔ پھر دائمی قبض سے تو خدا کی پناہ۔ اگر آپ کا معدہ صاف ہے۔ تو سمجھو۔ کہ آپ تندرستی کی گود میں کھیل رہے ہیں۔ ورنہ یہ امر مسلمہ ہے۔ کہ قبض تمام بیماریوں کی ماں ہے۔ ایک دن گھر کا پاخانہ صاف نہ ہو۔ تو تمام گھر کی فضاء اسقدر خراب ہو جاتی ہے۔ کہ ناک میں دم آ جاتا ہے یہی حال آپ معدہ کا سمجھئے۔ اگر ایک روز بھی کھل کر اجابت نہ ہو۔ تو تمام معدہ متعفن ہو جاتا ہے۔ اور تعفن معدہ ہی ہر ایک بیماری کی جڑھ ہے۔ قبض کشا گولیاں کیا ہیں؟ گویا معدہ کی صفائی کا جھاڑو ہیں۔ ان کا دائمی استعمال سمجھو کہ صحت کا بیمہ ہے۔ ایک صد گولی کی قیمت دو روپے رعایتی ایک روپیہ محصول ڈاک علاوہ

افیون چھڑاؤ گولیاں

افیون بہت بری بلا ہے، علاوہ روپے کے نقصان کے یہ انسانی صحت کا بھی ستیاناس کر دیتی ہے۔ بدقسمتی سے جسے اسکی عادت پڑ جائے پھر اسکا چھوٹنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ ہماری یہ گولیاں انشاءاللہ بہت جلد اس بلا سے نجات دلا دینگی۔ قیمت ڈیڑھ صد گولی دو روپے رعایتی ایک روپیہ محصول ڈاک علاوہ

اکسیر دمہ

اگرچہ ہماری تو ہر ایک تکلیف دہ ہے۔ مگر دمہ تو خدا کی پناہ یہ انسان کو زندہ درگور بنا دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ ہر ایک بشر کو اس موذی مرض سے بچائے ہم نے بڑے تجربہ کے بعد "اکسیر دمہ" نامی دوا تیار کی ہے۔ جو خدا کے کرم سے دو ہفتہ کے استعمال سے اس بیماری سے چھٹکارہ کرا دیتی ہے۔ قیمت تین روپے رعایتی ڈیڑھ روپیہ محصول ڈاک علاوہ

اکسیر بچگان

یہ دوا چھوٹے بچوں کیلئے واقعی اکسیر ہے۔ اسی لئے اس کا نام "اکسیر بچگان" رکھا گیا ہے۔ اسہال ہر قسم پیچش اور بچوں کے سوکھا پن وغیرہ کیلئے یہ دوا بفضل خدا تیر بہدف ہے۔ بسبب زنگ کے اسہال اور سوکھا پن وغیرہ سے اکثر بچے ضائع ہو جاتے ہیں۔ یہ دوا ان عوارض کیلئے تریاق ہے اور پھر بڑی عمر والوں کیلئے بھی اسہال اور پیچش وغیرہ میں یہ بہت مفید ہے قیمت فی شیشی دو روپے رعایتی ایک روپیہ محصول ڈاک علاوہ

بال اڑانے کی خوشبودار دوائی

اس خوشبودار دوائی کو پانی میں گھول کر لگانے سے ایک منٹ کے اندر اندر سخت سے سخت اور نرم سے نرم جگہ کے بال بصفائی کمال جڑھ سے دور ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی شیشی آٹھ آنے رعایتی چار آنے محصول ڈاک علاوہ

اکسیر ذیابیطس

یہ ایک نہایت ہی خطرناک بیماری ہے۔ یہ اندر ہی اندر انسان کو زندہ درگور بنا دیتی ہے۔ سالہا سال کے تجربہ اور تلاش کے بعد ایک مجرب نسخہ ہاتھ آگیا ہے۔ جو اس مرض کیلئے تیر بہدف ہے۔ جس نے ایک دفعہ یہ دوا استعمال کی وہ ہمیشہ کا گرویدہ ہو گیا۔ اصل قیمت دس روپے رعایتی پانچ روپے محصول ڈاک علاوہ

ست سلاجیت خالص

نزلہ زکام۔ کھانسی۔ دمہ اور عام کمزوری کے لئے مسلمہ چیز ہے۔ قیمت رعایتی ایک چھٹانک ایک روپیہ چار آنے آدھ چھٹانک سے کم روانہ نہ ہوگی۔ محصول ڈاک علاوہ

ملنے کا پتہ: مینیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ سیکشن ۵ قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

طلائے بے نظیر

جس نے اپنی بے نظیر خوبیوں کی وجہ سے سب طلاؤں کو مات کر دیا ہے۔ تجربہ بہترین شاہد ہے۔ قیمت ایک تولہ دو روپے آٹھ آنے رعایتی ایک روپیہ چار آنے محصول ڈاک علاوہ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

قاہرہ ۱۸ مئی مصر کا سابق چیف آف دی جنرل سٹاف جنرل عزیز پاشا بعض مخفی دستاویز محوری طاقتوں کو پہنچانے کے لئے ہوائی جہاز میں بھاگا۔ مگر معلوم ہو جانے پر جہاز گرا لیا گیا۔ وہ اور اس کے ساتھی روپوش ہیں۔ حکومت مصر نے ان کی گرفتاری کے لئے ایک ہزار پونڈ انعام کا اعلان کیا ہے۔

انقرہ ۱۸ مئی۔ شام کے فرانسیسی حکام رشید گیلانی کی مدد کے لئے غرب والنٹیر بھرتی کر رہے ہیں۔ برطانی طیاروں نے ان کی لاریوں پر شدید بم باری کی۔

لنڈن ۱۸ مئی۔ کہا جاتا ہے۔ کہ امریکہ کے محکمہ بحری نے اپنے جہازوں کو ہدایت کی ہے کہ فرانسیسی جہاز جہاں قابو آئیں۔ گرفتار کر لئے جائیں۔ امریکن اخبارات نے لکھا تھا کہ نئے معاہدہ کے رو سے ڈاکر کی بندرگاہ بھی وشی گورنمنٹ نے جرمنی کے حوالہ کر دی ہے۔ مگر وشی سے اس کی تردید کی گئی ہے۔

سائیگان ۱۸ مئی۔ امریکہ کے بعض حلقے تجویز کر رہے ہیں۔ کہ امریکہ مغربی افریقہ کی فرانسیسی بندرگاہ ڈاکر پر قبضہ کر لے۔ ایڈمرل ڈارلان نے کہا ہے۔ کہ فرانس کسی کو ڈاکر کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھنے دیگا۔ ہم میں اتنی طاقت ہے کہ اپنی حفاظت کر سکیں۔

لنڈن ۱۸ مئی۔ جرمنی نے یوگوسلاویہ میں کروشیا کی جو کٹھ پتلی سلطنت قائم کی تھی۔ اب شاہ روم کے بھتیجے ڈیوک آف سپولیٹو کو اس کا بادشاہ بنا دیا ہے۔

لنڈن ۱۹ مئی۔ اطالوی سپاہ نے ہماری شرطوں کو مانتے ہوئے امبالاگی کو ہمارے حوالہ کر دیا ہے اور اب وہاں اطالوی سپاہی قید کئے جا رہے ہیں۔ ڈیوک آف اوسٹا نے بھی اپنے آپ کو انگریزی فوج کے حوالے کر دیا ہے۔ یہ ایبے سینیا میں اطالوی فوج کے کمانڈر انچیف تھے۔ امبالاگی بہت اہم جگہ ہے جنوبی ایبے سینیا کے تمام رستے یہیں سے جاتے ہیں۔ روم سے اعلان کیا گیا ہے کہ امبالاگی کی فوجوں کو ہتھیار ڈال دینے کی ہدایت کر دی گئی ہے سولم پر بھی ابھی انگریزوں کا ہی قبضہ ہے۔ جرمنوں کی یہ خبر بے بنیاد ہے کہ وہ سولم کو واپس لے چکے ہیں۔

لنڈن ۱۹ مئی۔ کل رات برطانی طیاروں نے کیل پر زبردست حملہ کیا۔ اور جہاز سازی کے کارخانہ کو نقصان پہنچایا۔ انہوں نے ایمڈن پر بھی بم برسائے۔ برلن ریڈیو نے اس حملہ کو تسلیم کیا ہے۔ برطانیہ پر دشمن کا حملہ بالکل معمولی تھا۔ جنوب مشرقی علاقے میں دو جگہوں پر بم برسائے گئے۔ مگر کوئی خاص نقصان نہیں ہوا۔

لنڈن ۱۹ مئی۔ شام کے فرانسیسی ہائی کمشنر نے کل رات ایک براڈکاسٹ میں کہا۔ کہ شام کے ہوائی اڈوں کو جرمنی کا استعمال کرنا عارضی صلح کی شرائط کے مطابق ہے اور اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں۔ کہ شام جرمنی کے حوالہ کر دیا گیا ہے جنرل ڈیگال نے اہل فرانس سے اپیل کی ہے کہ ان غداروں کے خلاف بغاوت کر دیں۔ جو ملک کو دشمنوں کے حوالے کرتے جاتے ہیں۔

روم ۱۹ مئی۔ جاپان کا ایک فوجی مشن یہاں پہنچا ہے۔ اسے اسلحہ سازی کارخانے نیز سمندری اور ہوائی اڈے دکھائے جائیں گے۔

احمد آباد ۱۹ مئی۔ کل شام یہاں پھر تین لوگوں پر حملے ہوئے تھے۔ جس سے کشیدگی پیدا ہو گئی ہے آج بعض ریلیں بند رہیں۔

لنڈن ۱۹ مئی نیوزی لینڈ کے وزیر اعظم نے آج قاہرہ میں ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ یونان سے جو سپاہی واپس آئے ہیں ان سے یہ بات معلوم ہوتی ہے۔ کہ اگر گنتی اور سامان میں ہماری فوجیں زیادہ ہوں تو لڑائی کے میدان میں جرمنی کو شکست دینا کوئی بڑی بات نہیں۔

لنڈن ۱۹ مئی۔ وشی کے ریڈیو نے اپنی گورنمنٹ کی طرف سے یہ اعلان کیا ہے۔ کہ فرانس اور جرمنی میں ابھی تک بات چیت جاری ہے۔ جرمنی نے فرانس کو جو مراعات دی ہیں ان کے ماتحت وہ فرانس کے ایک لاکھ سے زیادہ قیدیوں کو رہا کر دے گا۔ مگر وشی ریڈیو نے یہ نہیں بتایا کہ جرمنی نے اسے رعائتیں کیا دی ہیں۔

لنڈن ۱۹ مئی۔ عراق سے کوئی تازہ خبر نہیں ملی۔ صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ حبانیہ میں انگریزی ہوائی جہاز اور فوجیں پہنچ گئی ہیں اور حالات اب بہتر ہو رہے ہیں۔

لنڈن ۱۹ مئی۔ بغداد کے متعلق یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ اس کی حالت کیا ہے کیونکہ شہر کے ساتھ تار اور ریل کا سلسلہ منقطع ہو چکا ہے۔

لنڈن ۱۹ مئی۔ نازی ریڈیو سر توڑ کوشش کر رہا ہے کہ کسی طرح اسلامی ممالک سے اسے رشید عالی اور اس کے ساتھیوں کے کچھ طرفدار مل جائیں مگر رشید عالی نے جو دھوکا کیا ہے۔ اس کی وجہ سے نازیوں کو اس سے شدید نفرت پیدا ہو چکی ہے۔ اور کوئی شخص اس کا طرفدار بننا پسند نہیں کرتا۔

حیدر آباد ۱۹ مئی حضور نظام نے عراق کی صورت حالات کے متعلق آج ایک بیان میں فرمایا۔ کہ اس جھگڑے کی بڑی وجہ رشید عالی کی غداری ہے۔ میں ہندوستان کے تمام مسلمانوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ میرے ساتھ مل کر اعلان کریں کہ وہ رشید عالی کی اس حرکت کو سخت ناپسند کرتے ہیں۔ سلطان ابن سعود نے بھی رشید عالی کو دھتکار دیا ہے اور انہوں نے اسے کسی قسم کی مدد دینے سے انکار کر دیا ہے۔

حیدر آباد ۱۹ مئی۔ سر محمد یعقوب جو حکومت نظام میں اصلاحات کے مشیر ہیں انہوں نے آج ایک بیان میں کہا کہ رشید عالی کی غداری کی وجہ سے لڑائی کا خطرہ ہندوستان کے بالکل قریب آ گیا ہے۔ لوگوں کو چاہیئے کہ وحشی ڈکٹیٹروں کے خلاف سخت نفرت کا اظہار کریں۔

لنڈن ۱۹ مئی۔ مسٹر ایمری وزیر ہند نے ان مستریوں کے سامنے جو ہندوستان سے ٹریننگ کے لئے انگلستان گئے ہوئے ہیں آج ایک تقریر کی۔ جس میں ہندوستانی سپاہیوں کے ان کارناموں کو سراہا جو انہوں نے افریقہ کی لڑائی میں سر انجام دئیے ہیں اور کہا کہ ہندوستانی سپاہیوں کی بہادری سے اطالوی فوجوں پر قابو پایا جا چکا ہے۔ آخر میں آپ نے کہا کہ اگر اس وقت ظالم جیت گئے تو نہ صرف ہندوستان کی موجودہ آزادی ختم ہو جائے گی بلکہ آئندہ بھی اس کی ترقی کی کوئی امید نہیں رہے گی۔

نئی دہلی ۱۹ مئی۔ مسٹر آئینگر آج ستر سال کی عمر میں وفات پا گئے پنڈت مدن موہن مالویہ مسٹر فضل الحق اور دوسرے کئی لیڈروں نے آپ کے کام کو سراہا ہے۔ آپ کانگرس کے پریذیڈنٹ بھی رہ چکے ہیں

لنڈن ۱۹ مئی۔ روس نے عراق سے جو سیاسی میل جول قائم کیا ہے اس کے متعلق حکومت روس نے اعلان کیا ہے کہ وہ رشید علی کی گورنمنٹ سے نہیں۔

شملہ ۱۹ مئی۔ ہندوستان سے انگلینڈ جانے والی ڈاک کے لئے موجودہ سروس کے علاوہ ایک نئی ہوائی سروس جاری کی گئی ہے

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی